بسم اللہ الرحمن الرحیم

کونوا مع الصادقین

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون

ملفوظات سیدنا حاجی وارث علی شاہ قدس سرہ العزیز

عرفانِ حق

مرتبہ

راشد عزیز وارثی

(ایم اے ۔ بی ایڈ ۔ ڈی آئی ایم ایس)

اشاعت باہتمام

مکتبہ وارثیہ سنگھوئی، جہلم (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: عرفانِ حق

مؤلف: راشد عزیز وارثی

کمپوزنگ: ساجد علی ساجی، راشد علی اویسی

ٹائیٹل: ایاز شہباز+ZIM کمپیوٹرز سنگھوئی

صفحات: 80

تعداد: 1100

سنِ طباعت: سنہ 2009ء

ہدیہ: 50روپے صرف۔

ناشر: مکتبۂ وارثیہ سنگھوئی، جہلم

-﴿رابطہ برائے حصولِ کتاب﴾-

۱۔ حاجی وارث علی شاہ مسولیم ٹرسٹ دیوہ شریف (یوپی۔انڈیا)

۲۔ آستانہ عالیہ وارثیہ چھپر شریف (ضلع راولپنڈی۔پاکستان)

۳۔ مکتبۂ وارثیہ سنگھوئی، تحصیل و ضلع جہلم (پاکستان)

۴۔ وارثی کتب خانہ بورے والا۔ضلع وہاڑی (پاکستان)

۵۔ صوفی فاؤنڈیشن لاہور (پاکستان)

E-mail: rawarsi707@yahoo.com(as: hotmail & gmail)

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر

انتساب ودعا

مرشدِ کریم سرکار حضور عالم پناہ

سیدنا حافظ حاجی وارث علی شاہ قدس سرہ العزیز

کی وساطت سے

عرفانِ حق کے متلاشیوں کے نام

یا الہ العالمین! تیرے وہ بندے کہ جو آج کے اس پُر آشوب اور پُر فتن دور میں بھی

تیرے عشق و محبت میں سرشار اور جذبۂ اخلاص سے معمور عرفانِ حق کے متلاشی ہیں۔ اُن کے سینوں کو نورِ حق سے مزین اور چراغِ مصطفوی ﷺ سے روشن کردے۔ اور انہیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما۔

آمین ثم آمین بحق سید المرسلین ﷺ

خاکِ درِ حبیب ﷺ

راشد عزیز وارثی

حرفِ آغاز

امام العاشقین، اشرف العالمین، سلطان الاصفیاء، سید الفقراء سرکار حضور عالم پناہ سیدنا حافظ حاجی وارث علی شاہ قدس سرہ العزیز کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں ۔ بلکہ یہ ہم سیاہکاروں کی خوش قسمتی ہے کہ آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی اور آپ کی نسبتِ عالی ہمارے تعارف (وارثی) کا ذریعہ بن گئی۔ آپ کی حیاتِ ظاہری کا دور 1819ء تا 1905ء ہے۔ آپ کی بیعتِ طریقت سلاسلِ قادریا اور چشتیہ میں سیدنا حاجی خادم علی شاہؒ سے تھی ۔ لیکن اللہ عزوجل نے آپ کو ایک ایسے ارفع و اعلیٰ مقام پہ فائز کیا کہ آپ روحانیت و طریقت کے میدان میں ایک انتہائی خوبصورت اور منفرد سلسلہ سلسلۂ وارثیہ کے بانی قرار پائے ۔ جو اپنی جگہ ایک بے مثال اور جداگانہ رنگ رکھتا ہے۔ آپ نے اپنی ساری زندگی قرآن و سنت کی روشنی میں بسر کی ۔ عشق و محبت آپ کا ماٹو ہے۔ آپ کے سلسلہ کی روح سوز و گداز ہے اور آپ قومی یکجہتی کے عظیم علمبردار ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی آپ کی بارگاہ میں روز و شب، شام و سحر ہر مذہب و ملت اور ہر رنگ و نسل کے لوگ بکثرت حاضری دیتے ہیں ۔ آپ نے ہمیشہ تکریمِ انسانیت کا درس دیا ۔ آپ نے خود بھی حسد، بخل، نفرت، عداوت، غیبت، لالچ، تصنع اور تعصب سے پاک، زہد و تقویٰ اور طہارت و پاکیزگی سے مزین، عشقِ حقیقی کے رنگ میں رنگی اور سوز و گداز کی کیفیت میں سرشار زندگی بسر کی اور اسی کی تعلیم آپ نے اپنے تمام مریدوں کو بھی دی ۔ عرفانِ حق کی طلب رکھنے والے تمام اہلِ تصوف کیلئے آپ کی تعلیمات اکسیر کی حیثیت رکھتی ہیں ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو آپ کی تعلیمات پڑھنے، سمجھنے، اُن پر عمل کرنے اور اُن کی ترویج و اشاعت کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین بحق سید المرسلین ﷺ

خاکِ درِ حبیب ﷺ

راشد عزیز وارثی

محبت

(الادب اساس..... الحدیث)

☆ محبت کرو محبت ! محبت ہے تو سب کچھ ہے۔ محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

☆ محبت میں ماں، باپ، مال و دولت اور دین و دنیا سب کچھ چھوٹ جاتا ہے۔

☆ محبت میں ادب و بے ادبی کا فرق نہیں۔

☆ محبت وہ چیز ہے جس کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

☆ محبت ہے تو ہزار کوس پر بھی پاس ہے۔ (المرء مع من احب..... الحدیث)

☆ محبت عین ایمان ہے۔

☆ جو ہم سے محبت کرے وہ ہمارا ہے۔

☆ جس کو سب شیطان کہتے ہیں راہِ محبت میں دوست بن جاتا ہے، دشمنی نہیں کرتا۔

☆ محبت میں انتظام نہیں، جہاں انتظام ہے وہاں محبت نہیں۔

☆ جو کچھ ہے لگاؤ (محبت) ہے باقی سب جھگڑا دکھلاوا ہے اگر لگاؤ نہیں تو کچھ بھی نہیں، دنیاداری اور دکانداری ہے۔

☆ زبانی پڑھنا لکھنا اور ہے اور قلبی محبت اور چیز ہے، زبانی پڑھنے لکھنے سے کچھ نہیں ہوتا، محبت عجیب چیز ہے۔

☆ (حضرت اوگھٹ شاہ وارثیؒ نے پوچھا توجہ کا کیا مطلب ہے؟ تو فرمایا:) توجہ ایک رنگ ہے، گرمی ہے۔ اگر سینہ میں سوزِ محبت نہیں تو توجہ کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

☆ یہ توجہ ڈالنا تو ایک قسم کا تماشا ہے۔ اصل توجہ تو وہ ہے کہ اگر موتی پر ڈالی جائے تو وہ پانی ہو جائے، پتھر ہو تو خاک ہو جائے۔ (یعنی اصل سے ملا دے۔)

☆ محبت ہے تو توجہ کام کرے گی اور جس قلب میں محبت نہیں اس پر کیا اثر ہوگا۔

☆ دل سے ایک ہیں۔

☆ خدا کی محبت میں خوشی سے تکلیف اٹھاؤ۔

☆ محبت کا خاصہ یہ ہے کہ محبوب کا نقص بھی ہنر معلوم ہوتا ہے۔

☆ خدا کو ہمیشہ محبت سے یاد کیا کرو۔

☆ محبت بھی خدا کا ایک راز ہے۔

☆ بامِ حقیقت کا زینہ محبت ہے۔

☆ بامِ حقیقت کی کمند محبتِ صادق ہے۔

☆ جو تم سے محبت کرے تم بھی اس سے محبت کرو۔

☆ (کسی کو فرمایا:) تم نے محبت میں دین بھی کھویا اور دنیا بھی برباد کی۔

☆ محبت محب کی زبان میں قفل لگا دیتی ہے کہ حقیقت کا اظہار نہ کرے۔

☆ فرشتوں کو محبتِ جزوی ملی اور انسان کو محبتِ کامل عطا ہوئی۔

☆ اگر محبت ہو تو ہر چیز میں محبوب کا جلوہ دیکھے۔

☆ اگر محبت ہے تو برزخ قائم ہو جائے گی۔

☆ محبت ہی کے سبب انسان اشرف المخلوقات ہوا۔

☆ اگر محبت ہے تو مسجد اور مندر (ہر جگہ) ایک ہی جلوہ نظر آئے۔

☆ جو محبت میں برباد ہوا حقیقت میں وہی آباد ہوا۔

☆ محبِ صادق کے لیے ہر ذرہ معرفت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

☆ محبت انسان کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے (حب الشیٔ یعمی و یصم ..... الحدیث)

☆ محبت میں عقل زائل ہو جاتی ہے۔ محبت کو جز ذات کے صفات سے تعلق نہیں رہتا۔

☆ انسان نے جب محبت کا بارِ گراں اٹھانا قبول کر لیا تو سرکار شاہدِ بے نیاز نے ظلوماً جھولا

کا خطاب دیا۔

☆ایمان محبت کامل کا نام ہے۔ اگر محبت کامل ہے تو ایمان بھی کامل ہے اور اگر محبت ناقص ہے تو ایمان بھی ناقص ہے۔

☆جس دل کو محبت سے سروکار ہوتا ہے اس دل میں عداوت کی گنجائش نہیں رہتی۔

☆محبت کا تقاضا ہے کہ اس راہ میں اگر تکلیف پہنچے تو اس کو راحت جانے۔

☆محبت میں کفر و اسلام سے غرض نہیں اس میں شریعت کو کچھ دخل نہیں۔

☆محبت کا اثر تین پشت تک رہتا ہے۔

☆دنیا کی محبت انسان کو حیوان بنا دیتی ہے اور خدا کی محبت سے انسان فرشتہ صفت ہو جاتا ہے۔

☆میرے یہاں تو محبت ہی محبت ہے۔

☆محبت میں شاہ و گدا کا فرق نہیں رہتا جیسے محمود و ایاز کا واقعہ۔

☆محبت ہے تو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ محبت ہے تو کچھ دور نہیں جاؤ غم نہ کرو۔

☆اگر خیال پختہ اور محبت صادق ہو تو فراق بھی عین وصال بن جاتا ہے۔

☆ایمان خدا کی محبت کا نام ہے۔

☆محبت سے خدا ملتا ہے...... بے محبت خدا نہیں ملتا۔

☆محبت کرو، کسب سے کچھ نہیں ملتا، ایمان محبت کاملہ کا نام ہے۔

☆کسی کی عداوت کو دل میں جگہ نہ دو۔ جس کی قسمت میں جو ہے وہ ضرور ملے گا اگر زندگی میں نہ ملا تو مرتے وقت، اگر مرتے وقت نہ ملا تو قبر میں ٹھونس دیا جائے گا۔

☆عشق و محبت کا سبق پڑھو۔

☆محبت ہی ارادت کی بنیادی شرط ہے۔

☆کسی کو برا نہ سمجھو محبت کا روپ یہ ہے کہ معشوق کی جس چیز کو عاشق دیکھے وہ اچھی معلوم ہو جیسا کہ مجنوں سگِ لیلیٰ کی نسبت سے پیار کرتا تھا تم بھی خالق کی نسبت سے اگر مخلوق کو اچھی

نظر سے دیکھو گے تو قلب کی حالت تبدیل ہو جائے گی۔

☆ محبت میں انسان اندھا اور بے خود ہو جاتا ہے۔

☆ محبت کی حقیقت تحریر اور تقریر میں نہیں سما سکتی۔

☆ جن کی محبت صادق ہو وہ خاموش رہتے ہیں۔

☆ محبت کسی کو ہنساتی ہے، کسی کو رلاتی ہے۔

☆ ہمارے ہاں ذکر و فکر کچھ نہیں اور سب کچھ محبت ہے۔

☆ محبت کرو، محبت میں سب کچھ ہے بے محبت نماز روزہ سب بیکار ہے۔ دیکھو واقعہ کربلا کو کہ لوگ نماز پڑھتے تھے، روزہ بھی رکھتے تھے مگر آل عبا کی محبت نہیں تھی، تب ہی تو پرخاش پر کمر باندھ کر ستیاناس ہوئے۔

☆ محبت میں رقابت ضرور ہوتی ہے۔

☆ محبِ صادق کے واسطے ہر ذرہ معرفت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

(العشق نار یحرق ما سواء اللّٰہ)

☆ ہمارا مشرب عشق ہے۔

☆ ہماری منزل عشق ہے۔

☆ ہمارا مسلک عشق ہے اور ہمیں عشق ہی سے سروکار ہے۔

☆ عشق میں ترک ہی ترک ہے۔ ترک دنیا، ترک عقبیٰ، ترک مولا، ترک ترک اور اپنا آپ فراق۔

☆ عاشق ہر چیز میں معشوق کا جلوہ دیکھتا ہے۔

☆ عاشق ہمیشہ غمگین رہتا ہے۔ (**الحزن رفیقی ..... الحدیث**)

☆ عاشق کا کام رونا ہے۔ (**ان اللہ تعالیٰ یحب کل قلب حزین .... الحدیث**)

☆ عاشق وہ ہے جو محبوب کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھے۔ (ارشاد نبویؐ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کی نگاہ میں اس کے والدین اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔)

☆ ''عشق'' تین حروف کا مرکب ہے۔ ع سے مراد عبادت، ش سے مراد شریعت کی پابندی اور ق سے مراد قربانی کی رغبت کہ نفس کو ذوق وشوق سے قربان کرے۔

☆ عشق ایک بے نظیر معشوق ہے اور محبوب کی محبت کے اثرات اس میں کیمیا کی خاصیت رکھتے ہیں۔ جس کو معشوق چاہے زنجیروں سے جکڑ دے۔

☆ ایک محفل میں رابعہ بصریؒ، مالک بن دینارؒ، شفیق بلخیؒ اور حسن بصریؒ رونق افروز تھے رابعہ بصریؒ نے پوچھا: ''صاحبو! کمال عشق کیا ہے؟''

حسن بصریؒ بولے: ''اگر عاشق کو معشوق بلا میں گرفتار کرے تو لازم ہے کہ عاشق جان تک دے دے۔'' مالک بن دینارؒ بولے: ''عاشق جفائے معشوق کا اثر محسوس نہ کرے۔'' شفیق بلخیؒ یوں گویا ہوئے: ''اگر عاشق کے معشوق ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دے تو شکایت لب پر نہ لائے۔''

رابعہ بصریؒ نے یوں لب کشائی فرمائی: ''عاشق وہ ہے جو اپنی ہستی سے گزر جائے۔'' (وہ اپنے دعوے میں صادق نہیں جو مشاہدۂ محبوب میں تکلیف کو بھول نہ جائے) مردہ ہو جائے، خود کو زندوں میں شمار نہ کرے۔ (**موتوا قبل ان تموتوا**)

☆ کمال عشق یہ ہے کہ عاشق معشوق ہو جائے۔

☆ معشوق کا ترسانا، حجاب کرنا، عتاب کرنا بھی رحم وفضل ہے۔

☆ عشاق کو اللہ کی طرف سے ہر آن ایک حال ہوتا ہے۔

☆ عاشق جو محبوب کی نسبت کہے وہ بجا اور درست ہے اور جو تعظیم کرے زیبا ہے۔ جو شخص

دربار میں داخل ہی نہیں ہوا، وہ درباریوں کے آداب کیا جانے۔

☆ عشق اور چیز ہے علم اور چیز ہے۔ اگرچہ علم کی حضور سرورِ کونین ﷺ نے بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے لیکن مکتبِ عشق میں اس کو حجابِ اکبر بھی کہا گیا ہے اکثر علماء کے اقوال ''جہلاء'' کے لیے شہد کی مثال ہوتے ہیں مگر ''عشاق'' کے لیے سم قاتل ہوتے ہیں۔

☆ عاشق ایک ملامت ہے، دنیا و دین سے گذر جانا اور فراق میں مرنا، یہ فراق ہی تو ہے ورنہ کچھ بھی نہیں۔

☆ جس نے جان کی قربانی نہیں کی وہ عاشق ہی نہیں۔

☆ لیلیٰ کے ہزاروں طالب تھے اور یوسفؑ کے لاکھوں چاہنے والے۔ لیکن عاشق مجنوں اور زلیخا ہی تھے، بس جس کا حصہ ہوتا ہے وہی پاتا ہے۔

☆ جہاں عشق آجائے وہاں علم و عقل کام نہیں دیتے۔

☆ منزلِ عشق میں ذات صفت ہو جاتی ہے اور صفت ذات۔

☆ خیال میں معشوق کی صورت نقش ہو جائے، یہی صورت بعد از مرگ قائم رہے گی اور اسی کے ساتھ حشر ہوگا۔

☆ عاشق جس خیال میں مرتا ہے وہ خیال اس کا حشر و نشر، قیامت، دوزخ و جنت ہے۔ بلکہ کثرتِ جذبۂ عشق میں خود وہی ہو جاتا ہے۔ جو عشق نہیں رکھتا اس کو سمجھ نہیں سکتا اور نہ ہی اس راہ پر چل سکتا ہے۔

☆ معشوق جو کچھ عاشق کی نسبت کہے وہ مقام تسلیم و رضا ہے عاشق کو چارہ نہیں۔

☆ عاشق معشوق کی جو تعریف کرے وہ درست ہے۔ اس پر عذاب و ثواب نہیں۔ لیلیٰ را بچشم مجنوں باید دید۔ دوسرا وہ آنکھ کہاں سے لائے۔ موسیٰؑ اور چوپان کا یہی فرق (عشق) ہے۔

☆ لا الٰہ الا اللہ زبانی کہنا اور ہے ضرب لگانا اور ہے۔

☆ بے دیکھے عاشق ہونا محال ہے۔ دیکھ کر عاشق ہونا ممکن ہے۔

☆ عاشق کی سانس معشوق کی یاد سے خالی نہیں ہوتی ۔ عاشق کی سانس بلا کسب عبادت ہو جاتی ہے۔

☆ عاشق یادِ معشوق سے غافل نہیں ہوتا اس کی نماز یہی ہے اور یہی روزہ ہے۔

☆ عاشق کی دین و دنیا خراب ۔

☆ عاشق دین و دنیا دونوں سے بے خبر و بے نیاز ہے۔

☆ عشق وہبی ہے کسب سے نہیں ملتا ۔ البتہ مزدور کی مزدوری ضائع نہیں جاتی ۔

☆ منزلِ عشق سخت دشوار ہے اس لئے طالب اسے کم اختیار کرتے ہیں ۔

☆ عاشق کا مرید بے ایمان نہیں مرتا ۔

☆ عاشق کے مرید کا انجام خراب نہیں ہوتا ۔

☆ عشق جس کو ملا پنج تن پاک سے ملا ۔

☆ منزلِ عشق میں خلافت نہیں ۔

☆ عاشق کے خیال پر دین و دنیا کا انتظام ہے۔

☆ جو عاشق کی زبان سے نکل جائے اللہ اس کو سچ کر دیتا ہے ۔ (**الا اخبرکم با ھل الجنۃ کل ضعیف متضعف لو اقسم علی اللّٰہ لا برہ۔ الا اخبرکم با ھل النار کل جواظ عتل متکبر... الحدیث**۔ ترجمہ: کیا تمہیں اہلِ جنت کی خبر دوں ۔ وہ کمزور جنہیں لوگ ضعیف جانیں اگر اللہ تعالٰی کی قسم کھائیں تو پوری ہو۔ کیا تمہیں اہلِ نار کی خبر دوں جو تندمزاج جھگڑالو اور متکبر ہیں ۔)

☆ عاشقوں کے نزدیک شیطان نہیں آتا ۔

☆ عاشق کا گوشت درندے بھی نہیں کھاتے ۔ اس پر سانپ کا زہر اثر نہیں کرتا اور نہ شیر کھا سکتا ہے۔

☆ آدمی جب تک کافرِ عشق نہیں بنتا مومن مسلمان نہیں ہوتا ۔

☆ جس کو اپنی خواہشات کی خبر ہے وہ عشق سے بے خبر ہے۔

☆ عشاق بے خود و غیر مکلف ہیں اور دنیا دار مکلف ہیں ۔

☆ عشق سر دیتا ہے تب مہم سر ہوتی ہے۔

☆ معشوق کے ملنے نہ ملنے سے دنیا میں واسطہ نہ رکھے، جو دل میں سما گیا اس پر قائم رہے۔

☆ بے غرض و بے لاگ جو محبت ہے وہ ایک آتشِ جگر سوز ہے اسی کو عشق کہتے ہیں۔ یہ آگ جس دل میں پیدا ہوئی بدن چھوڑتے وقت اُس کی صورت معشوق کی ہو جاتی ہے۔

☆ عاشق کو معشوق کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم تم وہاں ایک ہی جگہ ہوں گے۔ خدا دور نہیں۔

☆ منزلِ عشق برتر ہے ذکر و اشغال سے، جو کسب ہے۔

☆ میں مذہبِ عشق رکھتا ہوں، اس ملت میں سجادہ نشینی وغیرہ نہیں ہے۔ جو شخص بادۂ عشق سے سرشار ہے اور دامِ محبت میں گرفتار ہے خواہ چمار ہو یا خاکروب وہ مجھ سے ہے۔

☆ یار کا تصور عاشق کی زندگی ہے۔

☆ ہمارا مشرب عشق ہے عشق میں کسب نہیں خدا کی دین ہوتی ہے اور ہمارا کوئی خلیفہ نہیں، عشق میں خلافت کیسی؟ جس کے دل میں عشق ہو۔

☆ عاشق کا منصب احکامِ یار کی تعمیل ہے۔

☆ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ عاشق شکائتیں کرتا ہے اور معشوق سنتا ہے۔

☆ جس کو اپنے دل کی خبر ہے وہ عشق سے بے خبر ہے۔

☆ عاشق صادق اس کو کہتے ہیں جو ایک ساعت بھی دیدِ مطلوب سے خالی نہ رہے۔

☆ عشق کا پیش خیمہ بے انتظامی ہے۔

☆ معشوق کی جفا عین وفا ہے۔

☆ عاشق کو لازم ہے کہ سر کٹ جائے مگر شکایت نہ کرے کیونکہ تامل بھی غیر نہیں۔

☆ عاشقِ صادق معشوق کے ہاتھوں میں بے اختیار ہوتا ہے جیسے میت غسال کے ہاتھوں میں۔

☆ عاشق کو لازم ہے کہ وہ معشوق کی فرمانبرداری کرے۔

☆ عاشق وصل کی حکایت اور ہجر کی شکایت سے بے نیاز ہوتا ہے۔

☆ عاشق کو بجز یار کسی سے سروکار نہیں ہوتا۔

☆عاشق کم اور مشائخ زیادہ ہوتے ہیں۔

☆عاشق سب کو چھوڑتا ہے تب یار ملتا ہے۔

☆جو جس کا عاشق ہوتا ہے اس کی پرستش کرتا ہے۔

☆عاشق مثل آنکھ کی پتلی کے ہے وجود چھوٹا اور شہود بڑا۔

☆جو جس کا عاشق ہوتا ہے وہ اس صورت میں مل جاتا ہے۔

☆عاشق کا ایمان رضائے یار ہے۔

☆عاشق سوائے معشوق کے کسی کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہی نہیں۔

☆مشربِ عشق میں ایک صورت کے سوا دیکھنا شرک ہے۔

☆عاشق خیالِ یار میں خاموش رہتا ہے۔

☆عاشق یار سے خبردار اور موجودات سے بےخبر رہتا ہے۔

☆جن کا عشق کامل ہے ان کا شوق و جوش حیات و ممات اور وصال و فراق میں یکساں رہتا ہے۔

☆عاشق وہی ہے جو ذاتِ معشوق میں محو ہو جائے۔

☆عاشق کی ایک ساعت کی غفلت بمنزلہ موت کے ہے۔

☆عاشق غافل نہیں ہوتا اس کی یہی نماز، یہی روزہ ہے۔

☆عاشق کے لیے جفا و عطا معشوق کا راز ہے۔

☆عاشق نہ تعریف سے خوش ہوتا ہے اور نہ ملامت سے رنجیدہ وہ دونوں کو ایک ہی جانتا ہے۔

☆مشربِ عشق میں نفس کی بےجا خواہش کو پورا کرنا حرام ہے کیونکہ عاشق صادق کی تعریف یہ ہے کہ عاشق روح بلانفس رہ جائے گا اور جب تک اس میں نفس ہے وہ عشق الٰہی کا مزا نہیں چکھ سکتا۔

☆مشربِ عشق میں ماسوائے محبوب کے کسی کو ایسی ملتفت نظر سے دیکھنا جو شخص منظور کے ساتھ انہماک پیدا کر دے غیرتِ عشق کے منافی ہے۔ کیونکہ حقیقت میں ماسوائے یار جملہ موجودات کے اثرات کو دل سے زائل کرنا اور فنا کر دینا ہی عشق ہے۔

☆ عشق وہی ہے جو کسب سے حاصل نہیں ہوتا جہاں حضرت عشق آئے وہاں علم و عقل کا دخل نہیں۔

☆ ''من تو شدم تو من شدی'' عشق کا کام ہے اور عشق پر کسی کا زور نہیں، بلکہ عشق کا سب پر زور ہے اور تمام عالم میں عشق کی نمود ہے۔

☆ عشق کی عبادت یہ ہے کہ ہر سانس غفلت سے پاک ہو۔

☆ معشوق سے سوال کرنا مسلکِ عشق کے منافی ہے لیکن صدماتِ ہجر اور اندوہ فراق سے مضطرب و بے قرار ہو کر اگر کوئی عاشق زار طلبِ محبوب کے لیے محبوب ہی سے سوال کرے تو اکثر عشاق نے اس کو بھی بایں شرط مباح اور مکروہ تنزیہی گردانا ہے کہ مقصود سوائے اس کے کچھ نہ ہو کہ معشوق ہم کو مل جائے یا معشوق کے ہم ہو جائیں۔

☆ عشق کی الٹی چال ہے جس کو پیار کرتا ہے اسی کو جلاتا ہے جس کو پیار نہیں کرتا اس کی باگ ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے۔

☆ آفتاب جب نور افشاں ہوتا ہے تو تارے مخلوق کی نگاہ سے کالعدم ہو جاتے ہیں، جس طرح کواکب کا وجود آسمان میں ہے اسی طرح عاشق کا وجود معشوق میں ہے۔ **من کان للہ کان اللہ لہ** (الحدیث) عاشق معشوق ایک ہو جاتے ہیں۔

☆ مذہب عشق میں کفر اسلام ہو جاتا ہے۔ یہاں کفر و اسلام سے غرض نہیں۔ شریعت کو کچھ دخل نہیں۔

☆ عاشق کا خیال ایک اور مقصود واحد ہوتا ہے۔

☆ معشوق کی دی ہوئی تکلیف کہاں میسر ہے؟

☆ عاشقِ کامل کے لیے ہجر و وصال یکساں ہے۔

☆ یار کی بھیجی ہوئی بیماری سے ڈرنا اور بھاگنا غیرتِ عشق کے منافی ہے، بلکہ اقتضائے محبت یہ ہے کہ منشائے الٰہی کے آگے سرنگوں رہیں۔

☆ عشق میں کوئی غیر بھی نہیں اور بجز یار کسی سے سروکار بھی نہیں رہتا۔

☆ یہ (عشق) ایک بے اختیار چیز ہے اس کی کوئی تدبیر نہیں نہ اس کو کسب سے تعلق ہے۔

☆ ایک زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ عاشق ہجر کی شکایت کرتا ہے نہ وصل کی طلب۔

☆ عاشق کا گوشت درندوں پر اور زمین پر حرام ہے۔

☆ فقیر خدا کا عاشق ہوتا ہے اور عاشق کو چاہیے وہی کرے جو معشوق کی مرضی ہو۔

☆ عشق علم سے حاصل نہیں ہوتا یہ خداداد چیز ہے۔ جس بیقرار دل کو چاہا اس کو عطا کر دیا۔

☆ ہمارے یہاں منزل عشق میں لونڈی وغلام، میاں یا بی بی سب ایک ہیں۔

☆ وصل فراق ہے فراق وصل ہے۔

☆ تم کیا جانو معشوق کی دی ہوئی تکلیف کہیں میسر آتی ہے!

توحید

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(والٰھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم)

☆ جس پر سر توحید منکشف ہوتا ہے وہ جانتا ہے کہ زبان سے اس راز کا ادا ہونا مشکل ہے۔

☆ خدا مالک ہے خدا میں سب قدرت ہے۔ (**ان القوۃ للہ جمیعا..... القرآن**)

☆ توحید علم سینہ ہے جس کی سفینہ میں گنجائش نہیں کیونکہ توحید تقریر و تحریر کے احاطہ میں نہیں آ سکتی۔

☆ انسان جس چیز کو مضبوط پکڑے اس پر قائم ہو جائے وہیں خدا ہے۔

(**قل ربی اللہ ثم استقم..... القرآن**)

☆ خدا محض آسمان پر نہیں، ہم تم میں چھپ کر سب کو دھوکے میں ڈال دیا ہے۔ بس ایک صورت پکڑے خدا مل جائے گا۔ آسمان پر کیا ہے؟

☆ کوئی صورت ہو سب ایک ہیں۔ تو یا اور وہ کیا؟ سب میں خدا ہے کوئی صورت ہو۔

☆"وفی انفسکم افلا تبصرون" اور کہاں تلاش کرو گے۔

☆وہ اپنے پاس ہے۔(نحن اقرب الیہ من حبل الورید..... القرآن)

☆ایک صورت پکڑے وہی مرتے وقت، وہی قبر میں اور وہی حشر میں کام آئے گی۔(المرء مع من احب ...... الحدیث)

☆طالب کے لیے ونفخت فیہ من روحی کافی ہے۔خدا ہمارے پاس ہے اور ہم خدا کے پاس، کسی سے کچھ طلب کرنے کی حاجت نہیں۔

☆یہاں کچھ نہیں اور پھر سب کچھ ہے۔(وحدت میں کثرت)

☆اسم اللہ ذات ہے اور باقی سب صفات۔

☆وہ جگہ بتاؤ جہاں خدا نہیں۔خدا ہر جگہ موجود ہے۔

☆جاؤ جاؤ یہاں دوئی کا گزر نہیں۔

☆ہر جگہ ایک ہی شان دیکھے۔

☆جب انسان خدا کا ہوتا ہے تو خدا اس کا ہو جاتا ہے۔(من کان للہ کان اللہ لہ ۔ الحدیث)

☆یہ ہاتھ اور وہ ہاتھ دو نہیں۔(ید اللہ فوق ایدیھم....... القرآن)

☆(طاعون کے زمانہ میں فرمایا) جو خدا یہاں ہے وہی وہاں ہے بھاگ کر کہاں جائیں۔

☆(قاری شاہ احمد مختار سے) اللہ معکم۔

☆ایک صورت کو پکڑ لو وہی تمہارے ساتھ رہے گی۔(یک در گیر و محکم گیر)

☆خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے۔(ان اللہ یعلم غیب السمٰوٰت والارض ..... القرآن)

☆جن کی محبت صادق ہے ان کو ہر جگہ، ہر چیز میں ذات الٰہی کا وجود نظر آتا ہے۔(فاینما تولوا فثم وجہ اللہ / وھو معکم این ما کنتم....... القرآن)

☆خدا ایسا قادر ہے کہ تمام عالم اس کے قبضے میں ہے۔(وھو بکل شئ محیط .... القرآن)

☆پادری صاحب! بفرضِ محال جناب عیسیٰ کو خدا کا بیٹا مان لیا جائے تو بھی ان کو دوسرے انبیاء پر ترجیح نہیں ہے۔ پدرم سلطان بود سے کچھ نہیں ہوتا جب تک یہ طے نہ ہو جائے کہ باپ کے بعد یہی جانشین ہو گا، پس خدا کو موت ہی نہیں جو حضرت عیسیٰ کو راج گدی نصیب ہو۔

☆خدا نے ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر کیا ہے۔ (کل امر مرھون با وقاتھا)

☆موحد وہ ہے جو مدح و ذمت کو برابر جانے۔

☆جس نے حق کو حق کے ذریعے تلاش کیا کامیاب ہوا۔ جس نے حق کو نفس کے ذریعے تلاش کیا ناکام ہوا۔

☆توحید سے واقف ہونا دشوار ہے۔

☆موحد ہونا مشکل ہے۔

☆موحد وہ ہے جس کے دل سے ماسوائے اللہ کا خیال محو ہو جائے۔

☆جس نے جملہ واردات و واقعات کا فاعل حقیقی خدا کو جانا وہی موحد ہے۔

☆دلائلِ عقلی و نقلی سے خدائے برحق کو واحد جاننا یا شہود اشیاء موجودات، ذاتِ واجب الوجود کی یکتائی کا زبان سے اقرار کرنا توحیدِ علمی ہے اور توحیدِ ذات یہ ہے کہ کثرت میں وحدت کو دیکھے۔

☆مشربِ عشق میں توحیدِ حقیقی کی تعریف یہ ہے کہ اپنے وجود کے ادراک کی ایسی نفی کرنا کہ ہستی حق کے سامنے تعینات کی ہستی مفقود و نابود ہو جائے اور فنا کے بعد حضرتِ احدیت کا وہ قرب و اتصال نصیب ہو کہ جسے حیاتِ ابدی اور بقائے سرمدی کہتے ہیں۔

☆جب تک من و تو کا جھگڑا باقی ہے اس وقت تک اشارت بھی باقی ہے اور عبارت بھی اور جب من و تو کا حجاب اٹھ جائے تو نہ اشارت ہے نہ عبارت۔

☆جس کو توحید کا علم حاصل ہوا اس کی پہلی حالت یہ ہے کہ موجودات کی یاد دل سے محو ہو جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ منفرد ہو جاتا ہے

☆خدا تم میں ہے مگر تم دیکھ نہیں سکتے۔ (فی انفسکم افلا تبصرون...... القرآن)

☆ توحید کے سیر ہوگئی ہے، بھیک مانگتے ہیں، بڑی چیز یہ ہے کہ مر جائے مگر ہاتھ نہ پھیلے، توحید کی قدر آج کل نہیں، توحید کے اسرار جاننا مشکل ہے۔

☆ خدا مالک ہے خدا میں سب قدرت ہے۔

☆ جو خدا کو پہچانتے ہیں وہ بندوں کی پرواہ نہیں کرتے۔

☆ عاشق کا وظیفہ ذکرِ یار ہے۔

☆ محبتِ الٰہی کی قیمت روپیا اور اشرفی نہیں ہے۔

☆ جو شخص اپنی عافیت چھوڑتا ہے اس کو خدا ملتا ہے۔ اگر تصدیق ہو تو ہر چیز میں اس کا جلوہ نظر آتا ہے۔

☆ توحید ظاہر کے معنی تو یہ ہیں کہ خدا کو ایک کہو اور ایک جانو جو ایمان کی شرط ہے۔ جب اس کی تصدیق ہو جاتی ہے تو پھر توحید کے دوسرے معنی ہوتے ہیں کہ خدا کو ایک دیکھو۔ یہ عارفین کا مقام ہے۔ اس لئے یہ معنی منجانب اللہ موحد کے قلب پر القا ہوتے ہیں۔ اور موحد اپنی چشم بصیرت سے ہر چیز میں ایک خدا کا جلوہ دیکھتا ہے۔ (**شریعت لا معبود الا اللہ طریقت لا مقصود الا اللہ حقیقت لا موجود الا اللہ**)

☆ ایک ذات سے سروکار رکھو اور جو واردات ظاہری یا باطنی پیش آئے اس کا فاعلِ حقیقی اسی کو جانو۔

☆ خیر اور شر اسی کی جانب سے ہے مگر تصدیق مشکل ہے۔

☆ ذاتِ حضرتِ احدیت تغیرات سے پاک ہے جو خالقِ مطلق ہونے کی دلیل ہے کیونکہ مخلوق کے حالات میں تغیر و تبدل ہونا لازمی ہے۔

☆ جب تم آنکھ بند کر لیتے ہو تو دکھائی کیا دے۔

''**فمن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ**۔''

☆ (غارِ حرا میں ایک مراقب سے) اگر آنکھ کھول کر محبت کی نظر سے دیکھو تو موجودات کے

پردہ میں شاہد حقیقی دکھائی دے۔

☆ **فمن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ**۔ مظہر الٰہی ہر جگہ موجود ہے تماشا دیکھو۔

☆ (شاہ شاکر وارثی سے) جس طرح روزی پہنچانا اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نام کی مداومت بندوں کا اظہار عبدیت ہے۔

☆ نقل کو دیکھنے سے کیا ہوتا ہے اصل ہی کو کیوں نہ دیکھیں۔

☆ تم نے سنا نہیں **فمن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ**۔

☆ جس نے یہاں نہیں دیکھا وہ اندھا ہے۔

☆ جو یہاں اندھا ہے وہاں بھی اندھا ہوگا۔

☆ خدا ہر جگہ موجود ہے کعبہ تو فقط جہت ہے۔

☆ (بعض کو) خدا کا ملنا تہبند پر موقوف نہیں طلب پختہ ہو تو وہ ہر لباس میں ملتا ہے۔

☆ مولوی عبدالمنان صاحب نے سوال کیا کہ کیا یوم النشور کے علاوہ دنیا میں بھی رویت حق تعالیٰ ممکن ہے؟ حضور نے مسکرا کر مولوی صاحب کو دیکھا اور فرمایا: آپ کو اس آیت کا علم نہیں "**من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ**" مولانا یہ الفاظ سن کر اور نگاہوں کی کرشمہ سازی دیکھ کر مکیف ہو گئے اور رقص کرتے ہوئے کہنے لگے "جادو بھرے نینا ں نے مارا۔" دوسرے روز حاضر خدمت کئے گئے تو فرمایا: مولوی صاحب کیا حال ہے؟ مولوی صاحب نے عرض کیا شکر ہے لیکن اب اپنا بندہ بنا لو۔ فرمایا: مولوی کفر کی باتیں نہ کرو۔ عرض کیا کفر ہو یا اسلام حلقۂ غلامی میں داخل فرمایئے۔

☆ آنکھ بند کرنے کا وہ مطلب نہیں جو تم سمجھتے ہو کیونکہ مخلوقِ الٰہی کو از راہ خوش فہمی بغور یا سرسری دیکھنا مباح ہے بلکہ عبرت اور خشیت کا سبق حاصل کرنے کے واسطے کارسازِ حقیقی کی صفتوں پر نظر کرنا۔ **فاعتبرو ایا اولی الابصار**۔

☆ معروف شاہ! خدا کو اختیار ہے۔ چاہے اِس عالم میں سزا دے، چاہے اُس عالم میں۔ اس

کو سب قدرت ہے۔ چاہے تو معاف کر دے۔

☆ حج اور روزہ کب اس پر فرض ہے جو کچھ نہیں رکھتا اگر تم شراب مجاز کے سکر کے قائل ہو تو لامحالہ اس شراب حقیقی کے سکر کا بدرجہ اولیٰ قائل ہونا پڑے گا۔ پھر کب سکر میں نماز روزہ ہے۔

(لا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سکٰرٰی)

☆ جب کوئی کسی کے پاس بیٹھا ہو تو اس کو نام لے کر کس طرح پکارے وہ تو کوئی حرکت ہی نہیں کر سکتا اور مولانا ادب کی لذت اور عبادت کی لذت میں بڑا فرق ہے۔

☆ علمائے ظاہر کی بھی کیا الٹی چال ہے کہ جو دیکھ کر سجدہ کرے اس کو تو کافر کہتے ہیں اور جو بے دیکھے سجدہ کرے وہ مومن کہلائے، اسی کو اندھا پن کہتے ہیں بلکہ حق یہ ہی ہے کہ جو دیکھ کر سجدہ کرے وہی مومن ہے۔

پابندیٔ شریعت اورآدابِ طریقت

(ارکانِ اسلام)

نماز

(قرۃ عینی فی الصلوٰۃ .... الحدیث)

☆ جو نماز نہیں پڑھتا وہ ہمارے حلقۂ بیعت سے خارج ہے۔

☆ جو نماز نہ پڑھے وہ ہمارا مرید ہی نہیں۔

☆ ہر شخص پر شریعت کی پابندی اور اتباعِ سنت فرض ہے۔

☆ توبہ کرو اور پابندی کے ساتھ نماز پڑھو کیونکہ نماز سراپا عجز کی تصویر ہے اور عبدیت کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔ اگر انسان کا ارادہ مضبوط ہو تو نماز کیونکر قضا ہو سکتی ہے۔

☆ وضعداری اسی میں ہے کہ مرتے دم تک نماز پڑھے جاؤ۔ (**الا ستقامۃ فوق الف کرامۃ**)

☆ نماز ضرور پڑھنا چاہئے یہ نظامِ عالم ہے اگر نماز چھوڑ دی جائے گی تو انتظامِ عالم میں خرابی آجائے گی۔

☆ سنتیں مکان پر پڑھ کر جانا سنت ہے۔

☆ پیدل مسجد جانے سے ہر قدم پر ایک ثواب (نیکی) ملتا ہے۔

☆ جو شخص پُروا (چھپ) چھپا کے نماز پڑھتا ہو تو نماز ہو جاتی ہے۔

☆ نماز اور چیز ہے ایمان اور چیز ہے نماز رکنِ اسلام ہے۔

☆ اگر لاکھ روپیہ کی چیز رکھی ہو تو اس کا خیال بھی دل میں نہ لائے بس یہی ایمان ہے۔

☆ جمعہ کی نماز کے بعد بعض لوگ چار رکعتیں ظہر کی (چار رکعت نماز فرض بطور احتیاط الظہر) پڑھ لیتے ہیں یہ شک کی علامت ہے اور میرے یہاں شک نہیں ہے۔

☆ نماز روح کی غذا ہے۔

☆ نماز وقت پر ادا کرنا افضل اور فرمانبرداری کی دلیل ہے۔

☆ نماز میں عمداً دیر کرنا کاہلی کی دلیل ہے اور مالک کے حکم میں کاہلی عبدیت کے منافی ہے۔

☆ نماز کی پابندی کرو اگر کوئی عذر قوی ہو تو اشارہ سے ادا کرو، مگر نماز قضا نہ ہو۔

☆ نماز مومن کی معراج ہے کیونکہ اس سے ایک قسم کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔

☆ نماز وہی ہے جو حضورِ قلب سے ہو۔

☆ جس کا خیال جس قدر پختہ ہوگا اس کو اسی قدر حضوریٔ قلب کا لطف حاصل ہوگا۔

☆ (ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضور نماز بے حضوریٔ قلب قبول نہیں ہوتی تو کیا ہم لوگوں کی نماز ہی بے کار ہے؟ آپ نے فرمایا) یہ خیال ہرگز نہ کرنا چاہئے۔ نماز برابر پڑھے جائے اگر تمام عمر میں ایک سجدہ بھی قبول ہوگیا تو تمام عمر کی نمازیں قبول ہوگئیں۔

☆ بروز حشر مسجد تمہارے سجدوں کی گواہی دے گی۔

☆ نماز سے عبد و معبود کا امتیاز ہوتا ہے جس کی ہیئت مجموعی عبدیت کی عین تصویر ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو سرنگوں ہے وہ بندہ ہے اور جس کے آگے سربسجود ہے وہ خدا ہے۔ اس لئے بندہ کو بندگی ہی لازم ہے۔

☆ عبادت میں شک کی گنجائش نہیں، یکسوئی ہونا چاہئے۔

☆ اعضائے وضو قیامت کے روز نورانی ہوں گے۔

☆ جو شخص باوضو رہتا ہے قیامت کے روز پرہیزگاروں کی صف میں کھڑا ہوگا۔

☆ نماز میں خشوع و خضوع لازمی ہے جس سے نماز واقعی نماز ہو جاتی ہے۔

☆ دہلی، لکھنو وغیرہ بڑے بڑے شہروں میں خاکروب طاہر ہو کر شریک نماز ہوتے ہیں۔

☆ بعد فرائض (فرض نماز) درود شریف پڑھا کرو۔

☆ شریعت اور طریقت میں خود بینی منافی آداب عبدیت ہے۔

روزہ

(یا یھا الذین اٰمنو اکتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون.... القرآن)

☆روزہ ایسی گرانقدر عبادت ہے کہ روزہ دار بندے کو خدا اپنے دوستوں میں شمار کرتا ہے۔

(الصوم تصف الطریقت)

☆انسان حالتِ روزہ میں صفتِ ملکوتی سے موصوف ہو جاتا ہے۔

☆خدا کی عین رحمت ہے کہ فاقہ جو اس کے نعمت خانہ کی محبوب غذا ہے وہ ہر سال اپنے بندوں کو تیس روز تک مرحمت فرماتا ہے۔

☆روزہ رکھنے سے نفس مغلوب ہوتا ہے۔

☆روزہ روح کی غذا ہے۔ (سید الاعمال جوع)

☆شوق سے روزہ رکھنا عاشقوں کی سنت ہے۔ (الجوع طعام الانبیاء)

☆روزہ رکھنے سے خدا کی محبت بڑھتی ہے۔ (قال اللہ تعالیٰ لعیسی علیہ السلام تجوع ترانی)

☆ہم نے برسوں روزہ رکھا ہے۔ روزمرہ پانی سے افطار کرتے تھے اور ساتویں روز کھانا کھاتے تھے۔

☆ (ایک مرید کو فرمایا) بارہ سال تک روزے رکھو۔ (کچھ مریدین کو صائم الدھر ہونے کی تلقین فرمائی۔)

☆شکم سیری سے جس طرح تندرستی میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح یہ طالب خدا کی ترقی میں سدِ راہ ہوتی ہے۔ مقولہ ہے الجوع یصفی الفواد و یمیت الھواو یورث العلم، بھوک قلب کو صاف کرتی ہے، ہوا و ہوس کو زائل کرتی ہے اور علم پیدا کرتی ہے۔

☆مشربِ عشق میں روزے کی حقیقی صفت یہ ہے کہ ترکِ غذا کے ساتھ خواہشات کے وسواس اور لذتِ غذا کی تمیز و احساس بھی فنا ہو جائے۔ (الصوم لی و انا اجزی بہ..... حدیث قدسی)

(روزہ کی بھوک قلب کو صاف ہوا دیتی ہے۔ حرص و ہوس کو زائل کرتی ہے۔ علم پیدا کرتی ہے۔

ذاتِ الٰہی کی طرف مائل کرتی ہے۔ روزہ رکھنے سے نفس بہکتا نہیں ہے۔ عاشقوں کے روزہ کی خاص صفت ترکِ غذا ہے۔ ترکِ غذا کے ساتھ ان لذات کا احساس بھی فنا ہو جاتا ہے یعنی غذا کے ترک کے ساتھ اس کے ذائقے کھٹے، کڑوے، میٹھے، نمکین کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔)

زکوٰۃ

(ان تمام اسلامکم ان تودوا زکوٰۃ اموالکم..... الحدیث)

(ان الصدقۃ لتطفی ء غضب الرب وتدفع عن میتۃ السوء..... الحدیث)

☆ بڑا بخیل ہے وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتا۔

☆ جس مال کی صدقِ دل سے زکوٰۃ دی جاتی ہے خدا اس مال کا محافظ ہوتا ہے۔

☆ زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کفر ہے۔

☆ زکوٰۃ بڑی نفع کی تجارت ہے کہ خدا ایک کے عوض میں دس اور بعض مواقع پر ستر دیتا ہے۔

☆ شرب عشق میں زکوٰۃ کی تعریف یہ ہے کہ جو چیز خلق سے فروہو جائے وہ اپنی تھی اور جو باقی رہے وہ سب زکوٰۃ ہے۔

☆ بعض مشائخین نے بقدر ضرورت اسباب معیشت اپنے صرف میں رکھا ہے مگر عشق کا طریقہ یہ ہے کہ فتوحات کو فوراً تقسیم کر دیتے ہیں تا کہ رات کو وہ خالی ہاتھ ہوں اور کسی چیز کے مالک نہ رہیں۔

☆ شریعت میں انتظام لازم ہے حساب کر کے زکوٰۃ دیا کرو اور سوتے وقت سو پچاس مرتبہ (آیتِ کریمہ) لا الہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظالمین پڑھ کر سویا کرو۔

☆ جن کو خدا کی محبت ہوتی ہے وہ مال و دولت سے نفرت کرتے ہیں۔

(تمہارے پاس جمع سرمایہ پر جو سال پورا گزر جائے تو اس مال کا چالیسواں حصہ غریبوں کو بانٹ دو۔)

حج

(من یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب..... القرآن)

(ایھا الناس : قد فرض علیکم الحج فحجوا..... الحدیث)

☆ جس نے صدقِ دل سے حج کیا اس کا ایمان کامل ہے۔

☆ حج چند آزمائشوں کا مجموعہ ہے جس نے ثابت قدمی دکھائی خدا کے دوستوں میں شمار ہوا۔

☆ جس نے خدا کے بھروسہ پر حج کا ارادہ کیا خدا اس کی غیب سے مدد کرتا ہے۔

☆ حج پر جاؤ یہ کام بھی ضروری ہے۔

☆ حجاج عمرہ لانے (ادا کرنے) میں بہت کوشش کرتے ہیں۔

☆ خانہ خدا کی زیارت کا شوق تو سب کو ہے مگر صاحبِ خانہ کا متلاشی ہزاروں میں سے ایک ہوتا ہے۔

☆ حاجی وہ ہے جس پر حقیقتِ حج منکشف ہو جائے۔

☆ حاجی وہ ہے جس پر حقیقتِ کعبہ منکشف ہوئی۔

☆ میزابِ رحمت کا پانی گناہوں کو دھو دیتا ہے..... اگر بارش ہوتی ہے تو حجاج اس کے نیچے کھڑے ہو کر نہاتے ہیں۔

☆ (کسی حاجی سے:) بتاؤ داخل ہوئی تھی؟ بتاؤ کعبہ کے اندر کتنے ستون ہیں؟ بتاؤ کعبہ کے اندر کیا دیکھا؟

☆ کعبہ مقصدِ زوار ہے اور دل مہبطِ انوار۔

☆ جانتے ہو حج مقبول کس کا نام ہے؟ (پھر خود ہی ارشاد فرمایا:) عاشق معشوق سے مل جائے۔ اس کا نام حج مقبول ہے۔

☆ (ایک مرید کو فرمایا:) پاپیادہ حج بیت اللہ کرو۔

پیر و مرید

(یوم ندعو کل أناس بامامهم ..... القرآن)

☆ ہر شخص کو اس کی استعداد علمی و عقلی کے مطابق ہدایت ہوتی ہے۔ (تعلم الناس علی قدر عقولهم) جیسا کہ حضرت مخدوم شرف دین بہارؒ کے تذکرہ میں منقول ہے کہ بہیا کے جنگل میں جب آپ کو استغراق سے کسی قدر افاقہ ہوا تو کسی چولا ہی اہیر کو اس کی پرخلوص خدمت پر روحانیت کی تعلیم دی تو صورت تعلیم یہ اختیار کی کہ ان کی محبوب بھینس کے تصور کا حکم دیا اور چولا ہی کو یہ فائدہ ہوا، اس مادی مستقر سے، کہ واردات روحانیہ سے مستفیض ہو کر فائز المرام ہوئے۔

☆ جو مرید پیر کو دور سمجھے وہ مرید ناقص۔ جو پیر مرید سے دور رہے وہ پیر ناقص ہے۔ وہ ہمہ وقتی مرید کا کفیل ہو اور خطرات و خدشات سے محفوظ رکھنے کے لئے اس کے قلب کا نگران رہے۔

☆ مرید صادق وہ ہے جو پیر کی بارگاہ کو نقائص سے پاک سمجھے۔

☆ مرید کی کامیابی پیر کی عنایت پر موقوف ہے۔

☆ جس مرید کو اپنے اعتقاد سے زیادہ پیر سے عقیدت ہوتی ہے اس کا پیر غیبت میں اس کا محافظ ہوتا ہے۔

☆ مرید کو وہی ارادہ کرنا چاہئے جو پیر کا اشارہ ہو۔

☆ مرید مثل بیمار کے اور پیر بمنزلہ طبیب کے ہوتا ہے اور قاعدہ ہے کہ جو بیمار طبیب کی ہدایات پر عمل کرتا ہے اس کو جلد شفا ہو جاتی ہے۔

☆ مرید وہ ہے جو باپ کی خدمت پر پیر کی خدمت مقدم جانے اور پیر کو لازم ہے کہ مرید کو بھی اولاد سے بڑھ کر قلبی اولاد جانے اور زیادہ مہربان ہو۔

☆ مرید کا مرکز تسلیم اور محبت ہے جو اس سے ہٹ گیا وہ خراب ہوا۔ جو اس پر قائم رہا وہ

کامیاب ہوا۔

☆ فی الحقیقت مرید وہ ہے جس کی مراد اس کا پیر ہو۔

☆ مرید کی خود بینی مراد سے محجوب رکھتی ہے۔

☆ مرید صادق وہ ہے جو پیر کے سامنے اپنی سب معلومات بھول جائے۔

☆ مرید کے واسطے پہلی شرط یہ ہے کہ جو حدود پیر نے اس کے لئے مقرر کی ہیں وہ ان سے باہر قدم نہ رکھے۔

☆ پیر کی خوشی کے سوا مرید کی کوئی خواہش نہیں ہوتی۔

☆ مرید اس طرح پیر سے ملے جیسے قطرہ دریا سے ملتا ہے اور جب تک نہیں ملتا قطرہ ہوتا ہے۔ جب مل جاتا ہے تو دریا ہوتا ہے۔

☆ جو مرید صادق اپنے افعال میں اپنے پیر کی موافقت کرتا ہے اس کو فنافی الشیخ کہتے ہیں۔

☆ پیر کی صورت میں خدا ملتا ہے جو پیر کی شکل ہے، بس یہی سب کچھ ہے پیر کی ذات میں فنا فی الرسولؐ اور فنافی اللہ کا مرتبہ مل جاتا ہے۔

☆ پیر اپنے مرید کا ہر حال میں نگران اور معاون ہوتا ہے وہ پیر ناقص ہے جو مرید سے دور رہے اور خصوصاً مرتے وقت اعانت نہ کرے اور وہ مرید بھی ناقص ہے جو پیر کو دور سمجھے۔

☆ جس طرح ایک عورت کا دو مردوں سے نکاح کرنا ممنوع ہے اسی طرح ایک مرید کو دو پیروں کے ہاتھ پر بیعت کرنا نقصان دہ ہے۔ دیکھو ایک ناؤ پر سوار ہونے میں سلامتی ہے۔ پار اتر جانے کی زیادہ امید ہے اور برخلاف اس کے اگر کوئی آدمی ایک پاؤں ایک ناؤ پر اور دوسرا پاؤں دوسری ناؤ پر رکھ کر پار ہو جانا چاہے تو ڈوبنے کا زیادہ خطرہ ہے۔ پس جاؤ اگر طلب صادق ہوگی تو جس کا ہاتھ پکڑا ہے اسی کی صورت میں خدا ملے گا۔

☆ جو گھر بیٹھے مرید ہوتے ہیں اس کو بیعت الوجہ کہتے ہیں۔

☆ پیر بہت ہیں مرید مشکل سے ملتا ہے۔

☆ مرید ہونا چاہئے مرید ہو تو پیر کے سینے پر سوار ہو کر حاصل کر سکتا ہے۔

☆ جس قدر مرید ہیں سب ہماری اولاد ہیں۔ جس قدر ہمارے ساتھ محبت ہے اسی قدر اپنے بھائیوں سے اتفاق ہوگا۔ جولڑکا اپنے باپ سے محبت کرے گا اسے اپنے بھائی سے اتفاق ہوگا۔

☆ ارادت و محبت ہی بنیادی شرط ہے۔

☆ ہر وقت ایک صورت سامنے رہے یہی صورت ہر جگہ نظر آنے لگے گی یہی فنافی الشیخ ہے۔

☆ جن لوگوں کو خاندانِ قادریہ سے نسبت ہے ان پر جادوٹونے کا بالکل اثر نہیں ہوتا۔

☆ عاشق کا مرید بے ایمان نہیں مرتا۔

☆ ہاتھ پکڑنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک دل نہ پکڑے۔

☆ پیروں کو رسمی مرید بہت ملتے ہیں لیکن مراد قسمت سے ہاتھ آتا ہے۔ جیسے حضرت ابو سعید ابو الخیر کو غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کو خواجہ غریب نواز معین الدین چشتیؒ اور حضرت بابا فرید گنج شکر کو نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی اور حضرت صابر کلیری کو حضرت شمسؒ اور حضرت محبوبؒ الٰہی کو امیر خسروؒ وغیرھم۔

☆ پیر کی محبت مرید کا دین ہے۔ (**من لا شیخ لہ لا دین لہ**)

☆ قیامت کے روز میں سب کو خدا کے حضور پیش کروں گا کہ تیرے اتنے بندوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے شہادت کے لئے تیار ہوں۔ یقین ہے کہ وہ رحیم و کریم ضرور رحم و کرم فرمائے گا۔

☆ محبت ہے تو مرید ہیں۔

☆ مرید کو اپنا یقین کامل کرنا چاہئے۔

☆ مرید ہونا چاہئے، مرید ہو تو خاک کے ڈھیر سے بھی حاصل کر سکتا ہے۔

☆ ہم سے جو بیعت ہوتا ہے ہم اسے اپنا سا بنا لیتے ہیں۔ پھر اس کا فعل ہے اور اس کی قسمت ہے جو صورت چاہے اختیار کرے۔

☆ سبھی مرید میرے جسم کی مانند ہیں جب بدن کے کسی حصے پر تکلیف ہوتی ہے تو ہاتھ فوراً وہاں مدد کو پہنچ جاتا ہے۔

☆ جس طرح سورج کی روشنی سب جگہ پہنچتی ہے اسی طرح میں ہر مرید کی خبر پوری دنیا کے ہر کونے میں سات سمندر پار تک رکھتا ہوں۔

☆ جگہ جگہ بیعت ہونا مردوں کا کام نہیں ہرجائی عورتوں کا شیوہ ہے۔

☆ اب ڈور نہ چھوٹے۔ (دیکھو پکا پکڑنا، اب چھوٹنے نہ پائے۔)

☆ وہ مرید کیا جو پیر کو جانچ کر مرید نہ ہو اور وہ پیر کیا جو وقت پر کام نہ آئے ایسا پیر مثل اس درد کے ہے جو تکلیف دہ ہوتا ہے۔

☆ مریدی دل سے ہوتی ہے اور دل مسلمان ہوتا ہے۔

☆ ہم اور تم ایک ہیں ہاں۔

☆ ہم تم وہاں ایک ہی جگہ ہوں گے، خدا دور نہیں۔

☆ یہاں دین بھی ہے اور دنیا بھی جس کا جو جی چاہے لے لے اگر دونوں کی ضرورت ہو تو دونوں ہیں۔ (اس ارشاد کو اس طرح بھی بعض صاحبان نے نقل کیا ہے: سنا سنا ہم دیوہ ہیں دین چاہو دین لے لو دنیا چاہو دنیا لے لو دونوں چاہو دونوں لے لو۔)

☆ تم جس کے مرید ہو اسی کو دیکھو تم کو اسی صورت میں خدا ملے گا۔ یقین رکھنا۔

☆ دو ناؤ پر سوار ہونے والا ڈوبتا ہے جس کا ہاتھ پکڑ لیا اس کا دامن نہ چھوٹے۔ یہی صورت رہنمائی کرے گی۔

☆ یہ جو پیر کی صورت ہے بس یہی سب کچھ ہے۔

☆ مرید کی ترقی کا زینہ ادب ہے۔

☆ لطافت حسین! جو پیر کی صفات کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے آخر میں اس کو ذات (الٰہی) کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ (مولوی لطافت حسین وارثی سے)

☆ مرید کے واسطے یہ بہت مفید ہے کہ صبح اٹھے تو عہد کرے کہ دن میں گناہ نہ کروں گا اور رات کو بھی یہ قصد کرے۔ یہ روزانہ کا ارادہ (خود احتسابی) رفتہ رفتہ مستقل عمل ہو جاتا ہے۔

☆ شجرہ وغیرہ ایک رسمی چیز ہے یہاں دل کے شجرہ سے کام ہے۔

☆ سنا سنا! اگر آنکھ والا ہے تو آنکھ سے مرید کیا جا سکتا ہے۔

تصورِ شیخ

(اذا رأوا ذکر اللہ..... الحدیث)

☆ (ایک تہبند پوش نے پوچھا کس کا تصور کروں؟ فرمایا:) ''جس کو سب سے زیادہ دوست رکھتے ہو۔'' (المرء مع من احب..... الحدیث)

☆ (شیخ عنایت اللہ سیدن پوری سے:) شیخ جی جب کوئی مشکل پیش آئے تو ہمارا تصور کیا کرو۔

☆ (مولوی محمد تقی رئیس اعظم آباد سے:) ''مولوی صاحب! تصور کیا کرو''۔ عرض کیا ''کس کا؟'' چہرہ اقدس پر ہاتھ پھیر کر فرمایا ''مولوی صاحب اسی صورت کا تصور کیا کرو۔ اگر ایسا نہ ہو تو انتظام خراب ہو جائے۔''

☆ جب کوئی مصیبت ہو تو ہماری برزخ (تصورِ شیخ) کیا کرو۔

☆ (حکیم مبارک حسین سے:) حکیم جی! جتنا تم گاؤزبان، بنفشہ کو یاد رکھتے ہو، اسی قدر ہمیں بھی یاد رکھا کرو۔

☆ جب کچہری میں حاکم کے سامنے جاؤ تو ہمارا تصور کیا کرو۔

☆ ہر وقت قلب میں محبوب کی صورت دیکھنے کی کوشش کرو۔

☆ جس کے تصور میں مرو گے قیامت کے روز وہی صورت دیکھو گے۔

☆ جو شخص اپنی عافیت چھوڑتا ہے اس کو خدا ملتا ہے اگر تصدیق ہو تو ہر چیز میں اس کا جلوہ نظر آتا

ہے۔ جاؤ ایک صورت پکڑلو وہی تمہارے ساتھ رہے گی۔

☆ اگر یقین کے ساتھ ایک صورت کو پکڑ لیا تو وہی صورت یہاں بھی اور مرنے پر اور قبر وحشر میں کام آئے گی یہی فنافی الشیخ کا درجہ ہے۔

☆ بس ایک صورت کو پکڑلو وہی تمہارے ساتھ یہاں بھی رہے گی، قبر میں بھی رہے گی اور حشر میں بھی ساتھ ہوگی۔

☆ یہی صورت ہے اسی کے ساتھ تمہارا حشر ہے اور جہاں کہیں دیکھو گے اسی صورت کو دیکھو گے۔

☆ یہی صورت ہے اسی کو پیش نظر رکھنا۔

اپنے بارے میں

☆ ہم کچھ نہیں۔

☆ ہم پنجتنی ہیں، ہم پنجتنی ہیں۔

☆ ہمارے اجداد نیشا پور کے رہنے والے تھے۔

☆ ہمارے اجداد نے غیر کفو میں مناکحت نہیں کی۔

☆ ہمارے گھر میں کیا نہیں، تسلیم ورضا اہلبیت کی لونڈی اور فقر شیر خدا کا غلام۔

☆ ہمارے سیدواڑہ میں ایک سید بظاہر رند مزاج تھے، لوگوں نے امتحان کے طور پر ان کے دامن پر آگ رکھ دی اور دامن نہ جلا۔ سید کی آزمائش کفر کے مترادف ہے۔

☆ ہمارے خاندان کی بیبیاں نذر حضرت بی بی فاطمہؓ کی سہنک کھانے جب آتی تھیں تو پہلے ان کو چونا کھلایا جاتا تھا اگر چونا کا اثر زبان پر نہ ہوتا تب ان کو سہنک کھلاتے تھے۔

☆ ہمارے مورث اعلیٰ نے ہندوستان آنے کا ارادہ کیا تو پہلے خراسان گئے اور امام رضاؑ کے مزار اقدس پر ہاتھ رکھ کر عرض کی ”جدا! ہم ہند جاتے ہیں مگر آپ سے عہد کرتے ہیں کہ کسی

حالت میں رہیں لیکن اپنی عظمتِ سیادت کو ہمیشہ محفوظ رکھیں گے اور نسبت میں داغ نہ لگائیں گے۔ چنانچہ وہی ہوا ہمارے اجداد نے غیر کفو میں مناکحت نہیں کی۔"

☆مولوی صاحب نے ہم سے کہا پڑھو" **الکلمۃ لفظ** "۔ہم نے کہا اگر کلمہ ایک لفظ ہے تو اس کا پڑھنا فضول ہے۔ایک لفظ پڑھ کر ہم کیا لیں گے۔(زمانہ تعلیم میں)

☆مولوی امام علی صاحب نے ہم کو اس طرح پڑھایا کہ جب ہم پڑھتے تھے تو نہایت شفقت سے پڑھاتے تھے اور جب ہمارا دل گھبراتا تھا تو کہتے کہ جاؤ کھیلو۔

☆مولوی امام علی صاحب نے ہم کو یار بنا لیا تھا، کبھی ہمارے واسطے پتنگ بناتے، کبھی شاہانِ سلف کے واقعات بطور قصہ بیان فرماتے کہ ہمارا دل بہلا رہے۔

☆مولوی امام علی صاحب خود بزرگ شخصیت تھے مگر ہماری تعظیم کرتے اور جب ہم کہتے کہ مولوی صاحب آپ تو ہمارے استاد ہیں پھر یہ تعظیم کیسی؟ تو کہتے کہ صاحبزادہ میں تو ظاہری علم کا معلم ہوں تم خلق اللہ کے باطنی معلم ہو گے۔

☆سنا سنا! خرقہ پوشی کے وقت ہم کو دو کرتے پہنائے گئے ایک قادریہ، ایک چشتیہ۔ جب ہم بازار کو نکلے ایک کرتا کبابچی کو دے کر کباب کھالیا اور دوسرا حلوائی کو دے کر شیرینی کھائی۔

☆حضرت حاجی خادم علی شاہؒ کی فاتحہ سوم میں ہماری دستار بندی ہوئی ہم شیخ غلام علی عرف گھسیٹے میاں کے ساتھ بازار کو نکلے اور چار پیسے کے کباب کے عوض دستار کبابچی کو دے دی۔ گھر پہنچے تو ہمشیرہ صاحبہ نے فرمایا: سیدواڑہ کا نام خوب روشن کرو گے۔

☆ہم کو آئینہ دکھانا آتا ہے۔

☆فہیم الدین! میں سب کی خبر رکھتا ہوں۔

☆میں یہاں سے بھی ویسا ہی دیکھتا ہوں۔

☆زمین پر بیٹھنا اور سونا ہمارے دادا جان کی سنت ہے۔

☆ہم تکیہ پسند نہیں کرتے۔

☆ ہم نے کسی کو دکھانے کے لئے تخت وغیرہ پر بیٹھنا نہیں چھوڑا۔

☆ ہم مسافر ہیں...... مسافر کا گھر سرائے ہے۔

☆ ہم نے شادی نہیں کی۔

☆ ہم مجذوب نہیں، جذب کا نام بھی نہیں۔ بلکہ لنگوٹ بند ہونے کا اثر ہے کہ غصہ آجاتا ہے اور مجذوب تو مسلوب الحواس اور مغلوب الحال کو کہتے ہیں۔ جو خود تو اگر کامل بھی ہو لیکن دوسروں کی تکمیل نہیں کر سکتا۔

☆ باب السلام کے قریب ایک جلیل القدر بزرگ نے ہم سے معانقہ کیا اور بشارت دی کہ مشاہدہ حضرت احدیت کے اہل تم ہو۔

☆ سیاحت عرب میں ایک ابدال سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا **تعالیٰ یا سیدی** ہم قریب گئے تو کہا آؤ ستر سال کی ریاضت کا ثمر تم کو تفویض کر دوں۔ ہم نے کہا یا شیخ ہمیں نہیں چاہیے۔

☆ عرب میں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی اس نے پوچھا صاحبزادے کیا تلاش کرتے ہو جو خواہش ہو پوری کر دوں۔ ہم نے کہا ہمارے گھر میں کیا نہیں۔ تسلیم و رضا اہلبیت کی لونڈی فقر شیرِ خدا کا غلام۔ اس نے کہا سچ کہتے ہو۔

☆ سیدواڑے میں سب وضعدار تھے جو کہتے تھے وہی کرتے تھے ہمارے خاندان میں ایسے باوضع تھے کہ چچا ہمارے والد سے ناخوش ہو کر بریلی چلے گئے اور کہہ گئے جب مر جاؤ گے تو آؤں گا۔ وہی کیا جب والد کا انتقال ہوا خبر سن کر آئے اور فاتحہ میں بہت روپیہ صرف کیا۔

☆ (حضور انورؒ اکثر گھر کا غلہ، برتن اور دیگر اشیاء غرباء میں تقسیم کر دیتے گھر سے پوچھنے پر فرماتے) ہمارے ہاں غلہ بھرا ہوا ہے اور برتن اس قدر ہیں کہ رکھنے کی جگہ نہیں اور وہ غریب فاقہ کرتے ہیں اور مٹی کے برتن بھی ان کے پاس نہیں، ہم سے دیکھا نہیں جاتا روٹیاں بھی لے جا کر ہم انہیں کو دیتے ہیں اور برتن بھی دے آتے ہیں۔

☆ ہم اجمیر شریف پہنچے اور آستانہ پر حاضر ہوئے تو جوتا رومال میں لپیٹ لیا آگے چلے تو ایک

مقام پر دو آزاد فقیر بیٹھے تھے انہوں نے کہا میاں صاحبزادے یہ روٹیاں کہاں سے باندھ لائے۔ ہم نے جوتے ان کے سامنے پھینک دیئے اور کہا لو یہ تمہارا حصہ ہے تم کھالو۔

☆ ایک بار ہم ناؤ میں سوار ہوئے ملاح نے پیسہ مانگا ہم نے اسے قیمتی ٹوپی دے دی۔

☆ ہم جنت البقیع میں گئے اور حضرت خاتون جنتؑ کا مزار دیکھا تو اس طرح قبر سے لپٹ گئے جیسے کوئی اپنی ماں سے لپٹ جاتا ہے اور مزور بھی دیکھ کر کہنے لگے یہ خون کا جوش ہے۔

☆ سیدواڑہ کے ایک صاحبزادے ہمیشہ لڑکوں کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور پڑھنے سے غیر ملتفت دیکھ کر اہل بستی کہتے تھے۔ میاں صاحبزادے! تم ضرور سیدواڑے کا نام خراب کرو گے مگر وہ لڑکا یہی کہتا تھا کہ جن کے ہم ہیں اگر ان کو لاج ہوگی تو خود پڑھالیں گے اور یہی ہوا تھوڑے عرصے بعد وہی لوگ جو لڑکے کے دادا کے برابر تھے اس کے مرید ہو گئے۔ (گفتہ آید در حدیث دیگراں)

☆ (مرزا ابراہیم بیگ شیدا وارثی سے سفرِ عراق کے موقع پر ارشاد فرمایا:) نجف اشرف پہنچنا تو وادی السلام میں دُرِ نجف ڈھونڈنا اور باون نگینے دُرِ نجف کے اور باون موئے نجف کے ہمارے واسطے لانا (لاکر پیش کرنے پر مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا:) موئے نجف تو لائے مگر تصویرِ نجف بھی دیکھی تھی۔ شیدا میاں نے عرض کیا کہ دیکھنا کیسا تصویرِ نجف کا نام بھی نہیں سنا اور نہ تصویرِ نجف کی حقیقت معلوم ہے۔ فرمایا: جس طرح موئے نجف میں بال دکھائی دیتے ہیں اور اس کو موئے نجف کہتے ہیں۔ اسی طرح نگینے میں شیرِ خدا کی شبیہ دکھائی دیتی ہے کہ آپ کھڑے ہیں اور ذوالفقار ہاتھ میں ہے۔ اسی کو تصویرِ نجف کہتے ہیں۔ شیدا میاں نے عرض کیا کہ حضور نے دیکھی تھی؟ تو آپ نے نگاہ نیچی کئے آہ سرد کے ساتھ بے ساختہ ارشاد فرمایا کہ

''اسی کو دیکھ کر تو یہ حال ہوا ہے۔''

☆ اہلبیت کے مشرب میں چھوڑی ہوئی چیز کو واپس لینا حرام ہے۔

☆ سنا سنا دیوہ کعبہ ہے کعبہ ہے۔

معمولاتِ سرکار وارثِ عالم نوازؒ

سرکار سیدنا حاجی وارث علی شاہ قدس سرہ العزیز کے چیدہ چیدہ معمولات درج ذیل تھے:۔

☆ آپ نماز پنجگانہ اکثر تنہائی میں ادا فرماتے۔ اگر نماز مسجد میں ادا فرماتے تو سنتیں مکان پہ ادا فرماتے۔ نماز جمعہ کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ مسجد خواہ کتنی ہی دور ہو ہمیشہ پیدل تشریف لے جاتے سواری قبول نہ فرماتے۔ رات کو کثرت سے نوافل ادا فرماتے۔

☆ کبھی نماز کی امامت نہیں فرمائی۔

☆ روزانہ نماز ظہر کے بعد تلاوت قرآن پاک فرماتے۔

☆ کثرت سے روزے رکھتے۔ رمضان المبارک میں اہلِ خدمت کو خوب نوازتے۔

☆ ختم شریف، محافل، سبیل، لنگر، افطاری اور صدقات وخیرات کا بے حد اہتمام فرماتے۔

☆ ہمیشہ زمین پر بیٹھتے اور آرام فرماتے۔

☆ آپ نے زندگی بھر کبھی تکیہ استعمال نہ فرمایا اور نہ ہی کبھی کسی چیز سے ٹیک لگائی۔

☆ ہمیشہ سیدھی کروٹ استراحت فرماتے اور کبھی پشت مبارک زمین پر نہ لگائی۔

☆ ساری زندگی روپیہ پیسہ کو ہاتھ نہ لگایا۔ اور نہ کبھی کسی سے کچھ مانگا۔

☆ آپ نے نہ کبھی قہقہہ لگایا نہ کبھی زیادہ باتیں فرمائیں اور نہ ہی کبھی غفلت کی نیند سوئے۔

☆ ساری زندگی کبھی تخت، پلنگ، کرسی، موڑھا، چارپائی استعمال نہ فرمائی۔

☆ آپ نے زندگی بھر کبھی تعویذ گنڈا نہ کیا۔ نہ کسی کیلئے کبھی دعا بد جا فرمائی۔

☆ آپ ہمیشہ سر ڈھانک کے کھانا تناول فرماتے۔ کبھی شکم سیر ہو کے کھانا نہ کھایا۔

☆ آپ کسی بھی شادی یا غمی کی تقریب میں شرکت نہ فرماتے۔

☆ روزانہ سرمہ لگاتے، تیل لگاتے، کنگھی فرماتے اور ہمیشہ سیدھی مانگ نکالتے۔

امتناعِ خلافت و جانشینی

☆ ہمارا مشرب عشق ہے۔ عشق میں کسب نہیں خدا کی دین ہوتی ہے اور ہمارا کوئی خلیفہ نہیں۔ عشق میں خلافت کیسی؟ کسی کے ساتھ مختص نہیں۔ جس کے دل میں عشق ہو۔

☆ ہمارا کوئی جانشین نہیں ہے ہماری منزل عشق ہے، جو کوئی دعویٰ جانشینی کرے وہ باطل ہے۔ ''نادر حسین! تم سے کوئی انگریز پوچھے تو یہی کہہ دینا۔'' (مولوی نادر حسین وارثی وکیل بارہ بنکی سے)

☆ ہمارا مشرب عشق ہے اور عشق میں خلافت و جانشینی نہیں۔

☆ ہمارے یہاں جو کوئی ہو چمار ہو یا خاکروب جو ہم سے محبت کرے وہ ہمارا ہے۔ (۲۷ نومبر ۱۸۸۹ء)

☆ ہم دنیا کے جھگڑوں بکھیڑوں کو کیا جانیں۔ دنیا اور دنیادار پر ہم نے پہلے ہی لعنت کر دی، جو ہم سے محبت کرے وہ ہمارا ہے۔

فقراء کے لئے

(العجز فخری ، الفقر فخری ، والفقر منی۔۔۔ الحدیث)

☆ سلسلہ فقر اہل بیت کرام سے ہے۔

☆ فقیری بی بی فاطمہؓ سے ہے اور امام حسینؑ نے یہ فیض جاری کیا۔

☆ مال و زر فقیر کو نہیں چاہئے۔

☆ فقیری یہ نہیں کہ باوجود اقتدار کے ایک خدا کیلئے کسی عضو خاص کو بیکار کر دو۔ اور کام نہ لو بلکہ شیطان کو بغل میں رکھ کر یاد الٰہی بڑا کام ہے ''از نفس خود سفر کردن'' بڑی منزل ہے۔

☆لنگوٹ بند (فقیر) وہ ہے جو تمام عورتوں کو اپنی ماں بہن کی مثل جس طرح جانتا ہے خواب میں بھی کسی عورت کو نفسانی خواہش کے ساتھ نہ دیکھے۔

☆فقیری نقطہ پر ہے۔

☆بڑی فقیری یہ ہے کہ ہاتھ نہ پھیلائے بن مانگے جو ملے لے لے۔ (**الفقیر لا یسئل ولا یرد ولا یحبس**)

☆ (مستقیم شاہ وارثیہ کے بارے میں) ہمارے نزدیک تو عورت ہو یا مرد جو طالب مولا ہے وہی مذکر ہے۔

☆فقیر کا کوئی گھر نہیں اور سب گھر فقیر کے لیے ہیں۔

☆ہم سب مسافر ہیں۔

☆فقیر اپنی بستی میں یا جہاں رہے نیک نام رہے۔

☆اپنی وضع پر قائم رہے اپنی بستی میں نیک نام رہے۔

☆اپنی بستی میں رہ کر لاپرواہ رہنا مشکل ہے۔

☆فقیر وہ ہے جو اپنی بستی میں رہ کر خویش واقربا کا ممنون نہ ہو۔

☆ (اوگھٹ شاہ وارثی سے مخاطب ہو کر فرمایا) "اوگھٹ شاہ چھریوں میں نوک سے رہنا۔" عرض کی حضور نہیں سمجھا" فرمایا۔ "بےلاگ، بےغرض، آن وبان سے رہنا، کسی سے دب کر نہ رہنا۔"

☆فقیر کو کسی سے ناراض نہیں ہونا چاہیے۔ اس سے مطلب نہیں کہ اس سے کوئی خوش ہو یا ناخوش۔

☆فقیر کو بےلاگ رہنا چاہیے۔

☆بڑی فقیری یہ ہے کہ ہاتھ نہ پھیلے بالکل لاطمع رہے اور تسلیم ورضا پر قائم رہے اور گنڈا، تعویذ، دعا، بددعا وغیرہ بالکل نہ کرے بس یہی فقیری ہے۔

☆فقیر کسی کا محتاج نہیں۔ (**لا یحتاج الا اللہ**)

☆فقیر کو سوال حرام ہے۔ (جو شخص لوگوں سے ہمیشہ سوال کرتا رہتا ہے قیامت کے دن اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا نہ ہوگا......الحدیث)

☆فقیر کو تکیہ کی ضرورت نہیں۔

☆فقیر کا اللہ تعالیٰ پر تکیہ ہو تو فقیر ہے۔ (**الفقر هو الغناء باللہ**)

☆فقیری یہ ہے کہ ہاتھ کسی کے آگے نہ پھیلائے اللہ سے بھی بے پرواہ رہے۔ وہ خود ہی فرماتے ہیں:۔ (**نحن اقرب الیہ من حبل الورید**) وہ سب راحت و تکلیف دیکھتے ہیں۔

☆بڑی فقیری یہ ہے کہ دس آدمیوں کو کھانا کھلا کر کھائے۔

☆(روحی شاہ وارثی سے) بغیر طلب و اشارت جو کھانا لائے اس میں سے نصف استعمال میں لاؤ اور نصف محتاجوں کو دیا کرو۔

☆فقیر کی جگہ خالی نہیں رہتی جو مستحق ہوتا ہے اس کو ملتی ہے۔

☆ٹوپی، جوتا، پاجامہ کبھی نہ پہننا۔

☆آداب عشق یہ ہے کہ راہِ طلب میں فقیر ننگے سر، برہنہ پا ہو۔

☆ٹوپی زیبائش کی چیز ہے فقیر کو زینت سے کیا کام۔

☆آرام طلب فقیر منزل مقصود سے دور رہتا ہے۔

☆ہمارا طریقہ یہ ہے کہ جو چیز چھوڑ دیتے ہیں اس کا خیال ہی نہیں کرتے تم بھی اس کی فکر نہ کرو۔

☆چولہے چکی کا خیال مردانِ خدا نہیں کرتے......ہم لنگوٹ بند ہیں۔

☆فقیر کو لازم ہے کہ اکیلا رہے...... (**السلامۃ فی الوحدۃ**)

☆فقیر کی شان یہ ہے کہ وہ آزاد اور بے غرض ہو۔

☆فقیر کو چاہیے کہ جورو بچوں کی محبت میں نہ پھنسے۔

☆زن، زر اور زمین میں جھگڑا ہے ان کو چھوڑے تو آزاد ہے۔

☆فقیر کو مصیبت میں گھبرانا نہیں چاہیے۔

☆فقیر کو چاہیے کہ گنڈا، تعویذ نہ کرے۔

☆فقیر وضع کا پابند ہوتا ہے۔

☆فقیر کو مصیبت کی شکایت روا نہیں کیونکہ رنج و راحت انہیں کا کرشمہ ہے پھر شکایت کس سے کرو گے۔

☆فقیر وہ ہے جو خدا کی محبت میں مٹ جائے۔ (**الحب للّٰہ و البغض للّٰہ..... الحدیث**)

☆اپنی ہستی کو مٹانا عین فقیری ہے۔

☆جس کے پاس دنیا کا سرمایہ نہ ہو وہ فقیر ہے۔

☆دنیا سے انقطاع کو فقر اور ماسوائے اللہ سے مستغنی ہونے والے کو فقیر کہتے ہیں۔ (**ان الفقیر لا یستغنی الا باللّٰہ**)

☆فقیر نہ دوست کے لئے دعا کرے نہ دشمن کے لئے بد دعا کیونکہ دوست دشمن کا پردہ ہے۔

☆دنیا کا مال واسباب جمع کرنا فقیر کے لیے حرام ہے۔

☆غیر اللہ سے محبت فقر کے منافی ہے غیر اللہ سے استعانت فقیر کے منافی ہے۔

☆فقیر کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے جان دے دے اور دنیا کے لیے کچھ نہ کرے۔

☆فاقہ ہو تو صبر کرے، رفاقے میں ضبط کرے۔

☆فقیر بجز خدا کسی پر بھروسہ نہ کرے۔

☆سیاحت کیلئے سواری کا انتظام بے کار ہے۔

☆وہ فقیر ناقص ہے جو کسی چیز کو اپنی ملک سمجھے۔ (**لا یملک ولا یملک**)

☆فقیر وہ ہے جس کے دل میں غیر کا خیال نہ آئے۔

☆فقیر اسی پر قانع ہوتا ہے جو بے طلب ملتا ہے۔

☆فقیر وہ ہے جو لا طمع ہو اور تسلیم و رضا پر قائم رہے۔

☆فقیر خدا کا عاشق ہوتا ہے اور عاشق کو چاہیے وہی کرے جو معشوق کی رضا ہو، نہ مانگے نہ

انکار کرے یہی تسلیم و رضا ہے۔

☆ تخت مونڈھے اور کرسی پر نہ بیٹھنا، انسان کا خمیر خاک سے ہوا ہے اور خاک ہی میں اس کو ملنا ہے تو فقیر کو لازم ہے کہ انجام دیکھے اور زمین کو اپنا بستر رکھے۔ مونڈھے کرسی پر بیٹھنے سے رعونت کو تحریک ہوتی ہے۔ زمین پر بیٹھنا خاکساری کی دلیل ہے۔ جن کا ذکر دائمی ہے وہ زمین پر سوتے ہیں۔ زمین پر بیٹھنا اور سونا ہمارے دادا جانؒ کی سنت ہے۔

☆ فقر شے دیگر و کمال شے دیگر۔

☆ گمنامی کو دوست رکھو اور شہرت سے بچو۔

☆ قانونِ فقر کی یہ اہم شق ہے کہ فقیر مس نقرہ و طلاء وغیرہ کے سکوں کو نجس جانتا ہے۔

☆ اگر کسی کے ہاتھ سے تم کو تکلیف پہنچے تو قبل اس کے کہ وہ منفعل ہو اس کو معاف کر دو۔

☆ باوجود اختیار کے بدلہ نہ لو جب فاعل حقیقی ایک ہے تو بدلہ کس سے لو گے۔

☆ دشمن کے ساتھ نیک سلوک کرو یہ شیرِ خدا کی سنت ہے کہ قاتل کو پہلے شربت پلایا۔

☆ دشمن سے بغض رکھنے میں اپنا نقصان ہے۔ بغض کی کثافت قلب کی لطافت کو خراب کرتی ہے۔

☆ بغض نفاق کی جڑ ہے اور نفاق سے ایمان خراب ہوتا ہے دو بھائیوں میں عداوت ہونا اس کی دلیل ہے کہ ان کی باپ سے محبت نہیں، جاؤ عداوت سے ہمیشہ پرہیز کرو۔

☆ باخبر فقیر وہ ہے جس کی پشت پر دنیا ہو، خدا کا خوف اس کے سامنے ہو۔

☆ جس فقیر کا خلق سے سروکار رہا خراب ہوا اور جس نے حق پر بھروسہ کیا وہ کامیاب ہوا۔

☆ خود پرستی حجاب کو بڑھاتی ہے اور خدا سے دور رکھتی ہے۔

☆ خواہش نفسِ امارہ کی تعمیل خدا سے دور رکھتی ہے۔

☆ جس نے حق کو دیکھا وہ کامیاب ہوا، جس نے خلق کو دیکھا خراب ہوا۔

☆ جب کچھ نہ رہے گا تو فقیر ہوگا رجب کچھ نہ رہا تو فقیر ہو گئے۔

☆ فقراء غیر مکلف اور دنیا دار مکلف ہوتے ہیں۔

☆فقیری ایک کے ہو کر ایک میں گم ہو جانے کا نام ہے۔
☆فقیر وہ ہے جو کل کے لیے نہ رکھے اور قلب مطمئن رہے کیونکہ حرص در پردہ ایسی بے ادبی ہے جو متوکلین کو عطیات الٰہی سے محروم کر دیتی ہے۔
☆معرفت کسی چیز نہیں وہبی ہے، جس کو چاہے خداوند کریم اپنی معرفت بخشے یہ کسی کا اجارہ نہیں۔
☆جاہ و دنیا کے طالب نہ ہونا اور خدا کی محبت میں بزرگانِ خدا کی بقدرِ امکان خدمت کرنا اور قلب کی نگرانی کرنا اور انفاس کے شمار سے غافل نہ ہونا۔
☆خدا کا طالب جھوٹ نہیں بولتا ہمیشہ ایمانداری سے کام کرتا ہے۔
☆تکیہ رکھنے سے غفلت بڑھتی ہے عاشق کی عبادت یہ ہے کہ ہر سانس غفلت سے پاک رہے۔
☆جو دنیا کے انتظام میں پھنستا ہے اس کے دل میں محبتِ الٰہی کی جگہ نہیں رہتی۔
☆(بوقت احرام پوشی فقراء سے) لو یہی لباس زندگی ہے اور یہی کفن ہے۔
☆یہ کفن ہے، جس طرح اسباب دنیا سے مردے کا تعلق نہیں رہتا اسی طرح فقیر کو چاہیے کہ دنیا اور اسباب دنیا سے سروکار نہ رکھے۔
☆مقامِ حیرت میں فقراء برسوں پڑے رہتے ہیں۔
☆فقیر مر جائے تو اسی تہبند میں لپیٹ کر دفن کر دو یہی اس کا کفن ہے۔ (احرام)
☆فقیر کا جہاں انتقال ہو وہیں دفن کر دے اگر مجبوراً دوسری جگہ لے جانا ہے تو پلنگ پر نہ لے جائے بلکہ لکڑی کے تختہ پر لے جائے اور کفن میں تہبند دے کر دفن کرے۔
(شیخینؒ نے ابنِ عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حالتِ احرام میں مر گیا جس کو اونٹنی نے ٹکر ماری تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو مہندی کے پانی سے غسل دے کر اسی کے کپڑوں کا کفن دو اور خوشبو نہ لگاؤ اور سر کو نہ ڈھانکو قیامت کے روز یہ لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔)
☆فقیر کو چاہیے کسی چیز کو خیانت کی نظر سے نہ دیکھے۔ اسے امین ہونا چاہیے۔
☆فقیر وہ ہے جس کی کوئی سانس یادِ الٰہی سے خالی نہ جائے۔

☆ (فقیر) کسی چیز کو پا کر فخر نہ کرے، خاموش رہے۔ (**من صمت نجا..... الحدیث**)

☆ جس نے ہمارے احرام پوش فقیر کو خوش رکھا اس نے گویا ہم کو خوش رکھا، جس نے ہمارے فقیر کو رنج پہنچایا اس نے بلاشبہ ہم کو رنج پہنچایا۔ (**رب اشعث مدفوع بالابواب، لو اقسم علی اللہ لابرہ..... الحدیث**)

☆ احرام پوش کو تنازعات مذہبی میں شرکت نہیں کرنا چاہئے۔

☆ احرام پوش کو جانور ذبح کرنے کی ممانعت ہے۔

☆ احرام پوش کو بھینس کا گوشت (نر و مادہ) ممنوع ہے۔

☆ نماز کی امامت سے احرام پوش کو پرہیز کرنا چاہئے۔

☆ فقیر کو جنازہ کی امامت نہیں کروانا چاہئے۔

☆ فقیر کو شادی غمی کی تقریبات میں شرکت نہیں کرنا چاہئے۔

☆ نیک چلن مرد اگر چاہے تو بد چلن عورت کو بھی خدا کا رستہ دکھلا دے۔ بڑا فقیر وہ ہے جو بد چلن عورت کو خدا کے رستہ پر چلا دے۔

☆ بڑی فقیری یہ ہے کہ کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلاؤ، نہ مانگو۔ میاں اوگھٹ شاہ وارثیؒ نے پوچھا: جو بن مانگے نظر کر دیتے ہیں؟ فرمایا: جو بن مانگے تحفہ، ہدیہ دے قبول کرے۔

☆ فقیر کو ہر حال میں خوش رہنا چاہئے، زندگی کے دن کاٹ دے تکلیف ہو تو شکایت نہ کرے کسی سے مدد کا طالب نہ ہو، اگر آرام ہو تو شکر بجالائے۔

☆ (مستقیم شاہ وارثیہ کے بارے میں ایک مولانا کے اعتراض پر فرمایا) مولوی صاحب آپ کو معلوم ہے کہ روح کو موت نہیں، جب عام مخلوق کی یہ حالت ہے تو اولیاء اللہ کی شان میں ارشاد موجود ہے: ۔ **اولیاء اللہ لا یموتون** ۔ پس جو کچھ اولیاء اللہ کیلئے ہوتا ہے یہ سب زندہ نذر ہے۔ اور ہمارے نزدیک تو عورت ہو یا مرد جو طالب مولا ہے وہی مذکر ہے۔ مولوی صاحب آپ ہی بتایئے مستقیم شاہ صاحبہ نے طلب مولا میں سر کھولا یا طلب عقبیٰ یا طلب دنیا میں؟

مجاہدات

(وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ ..... القرآن)

☆ (جس بی بی وارثیہ سے) خدا رازق ہے ٹانگ توڑ کر اس کے بھروسہ پر بیٹھو۔ (**وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا...... القرآن**)

☆ (مستقیم شاہ وارثی مدار ٹیکری پر بٹھائے گئے حسب الحکم سرکار آنکھیں بند رکھیں۔ ان کے متعلق ارشاد فرمایا:) مستقیم شاہ قدیم تہبند پوش ہیں۔ ساٹھ برس ہوئے جب مدار ٹیکری پر ان کو بٹھایا تھا ہم سے خواہش کی تھی کہ ایک بار اپنی صورت دکھا دو ہم نے دکھا دی۔ مگر یہ کہا کہ اب دنیا کی کسی چیز کو نہ دیکھنا۔ تب سے انہوں نے آنکھیں بند کر لی ہیں اور وضع کے پابند ہیں۔ انہوں نے اکسیر کھائی ہے اور اکسیر بنانا بھی جانتے ہیں۔

☆ (حافظ گلاب شاہ کٹرہ مداری خان آگرہ) کسی وقت آنکھ بند نہ کرو۔ شب و روز ایک نشست میں بیٹھو اور ہمیشہ بیدار رہو اور جو کچھ خدا دکھائے دیکھو۔

☆ **فمن کان فی ھذہ اعمیٰ**..... کے مصداق نہ ہو اور ہمہ وقتی شغل سلطان الاذکار جاری رکھو۔

☆ (خدا بخش وارثی کو موضع چپنڈ ضلع بارہ بنکی میں بستی سے باہر چند شرائط کے ساتھ گوشہ نشینی کا حکم فرمایا اور بڑی محدود جگہ پر پابند کرتے ہوئے فرمایا:) اس سے باہر قدم نہ رکھنا اور یہ کہ مکان میں نہ رہنا اور درخت تلے زندگی گزارنا اور حیوانات کے ساتھ ترک نباتات کو لازم جاننا اور نمک بھی نہ کھانا۔ (سات برس آپ نے یونہی گزارے، بہت اشتہا ہوئی تو پانی میں راکھ گھول کر پی لی۔)

☆ (بدنام شاہ وارثی پہلے خادم خاص تھے، حکم گوشہ نشینی یوں ہوا کہ دروازہ بند کر کے بیٹھو اور سرکار کی آمد پر کھلے۔ انہوں نے سولہ سال یونہی گزار دیئے۔ فرمایا:) دروازہ بند کر کے بیٹھو۔

☆ جب انسان اپنے دم پر قادر ہو جاتا ہے تو اٹھارہ ہزار عالم اس کے تحت آ جاتا ہے۔ وحوش و طیور سب مطیع ہو جاتے ہیں۔

☆ (مرآۃ شاہ بھاگل پوری نومسلم سے) بھوگ میں جوگ کریں۔

☆ پہلے وہ چیز کھا کر پیٹ بھریں جو اپنی جنس کا تخم ہو مثلاً آلو، اروی، شکر قند وغیرہ، کیونکہ یہ خود تخم ہیں۔ ان کو کھایا جائے گا تو گویا ان کا تخم قطع ہوا۔ ہاں آم خربوزہ اور کدو وغیرہ کا مغز کھائیں اور تخم کی حفاظت کریں جب اس کی عادت ہو جائے تو مغز کا کھانا ترک کر دیں۔ اور دفع اشتہا کے لئے پھلوں کو سونگھ لیا کریں۔ جب اس پر قدرت ہو جائے تو سونگھنا بھی ترک کر دیں اور تسکین نفس کے لئے صرف دیکھ لیا کریں جب اتنی قوت ہو جائے تو دیکھنا اصل بھوگ میں جوگ ہے۔

☆ (حافظ گلاب شاہ سے) آنکھ بند نہ کرو بیدار رہو۔ (آپ ۴۴ سال پتھر سے ٹیک لگائے بیٹھے رہے۔)

☆ جوگ نفس کشی کو کہتے ہیں اور نفس کشی لازمی ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں اس کی تعلیم ہے:۔ **لن تنالو البر حتی تنفقوا مما تحبون** ۔ تو بتا و محبوب ترشے کیا ہے۔ فقراء کا مسلک یہ ہے کہ انسان کو زیادہ تر محبوب اپنی عافیت ہے، پس فقیر کو چاہئے کہ سامان عافیت کو ترک کرے اور خیال عافیت کو قلب سے نکالے اور خدا کی محبت میں خوشی سے تکلیف اٹھائے۔

☆ تصور کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے تصور کرے جب صورت قائم ہو جائے تو معاً اس صورت کے دل صنوبری کی جانب متوجہ ہو اور دل کی آنکھ سے دیکھے۔ یہی تعلیم ہمارے خاندان کی ہے۔ مگر عقیدہ اور ایسا ہی حجاب اور ندامت کے بعد یہ پردہ نگاہ سے اٹھتا ہے۔

بوقتِ بیعت مختلف لوگوں سے

(اذ ظلموا علیٰ انفسھم جآؤک فاستغفروا اللّٰہ و استغفرلھم الرسول

لوجد واللّٰہ توابآ رحیماً ..... القرآن)

☆ ہاتھ پکڑتا ہوں پیر کا پنجتن پاک کا خدا اور سول کا۔ (بوقت بیعت اکثر یہی الفاظ پڑھوائے گئے اور کبھی استغفار پڑھوا کر بھی بیعت فرمایا جس کے الفاظ یہ ہوتے: (**استغفروا اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ اقرار باللسان و تصدیق بالقلب**)

☆ (ہندوؤں سے) بھرم بچانو، پتھر نہ پوجو اور جھٹکا نہ کھاؤ۔

☆ (یہود و نصاریٰ سے) دیکھو موسیٰ کلیم اللہ عیسیٰ روح اللہ اور محمد رسول اللہ کسی کو برا نہ کہو اور حرام نہ کھانا۔

☆ (پیشہ وروں اور درزیوں سے) ہاتھ کے سچے رہنا، ظلم نہ کرنا، کپڑا نہ چرانا۔

☆ (دکانداروں سے) پورا تولنا، ڈنڈی نہ مارنا۔

☆ (کاؤنٹ گلارزا سے) جاؤ تم کو تصدیق نہیں ہوئی، ہو جائے گی۔

☆ مہنت جی! جو رب ہے وہی رام ہے کس کو توڑیں کس کو کھودیں؟ کس کو بنائیں کس کو مٹائیں؟ کھودنا تو دوبدہا ہے۔ جس نے دل سے من وتو کا خیال نکال دیا وہ ہر جگہ ایک ذات کو دیکھتا ہے۔ (پھر بیعت کیا اور ہدایت فرمائی) پتھر کو نہ پوجنا اور دین و دنیا کا جو کام کرو خدا کی محبت سے خالی نہ ہو اور حق کی طلب میں حق کا ذکر اس طرح کیا کرو کہ ذکر سے کوئی سانس خالی نہ رہ جائے اور تین سال تک خدا کے بھروسے پر سفر کرو اور رستہ میں بلا قید مذہب جو تیرتھ، مندر، مسجد اور مزار آئے بغیر تعصب، عظمت کے ساتھ اس کی زیارت کرو گھبرانا نہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ (**سیروا فی الارض**...... القرآن)

☆ (حکام وراجہ جے پورسے) انصاف کیا کرو، (اور رانی جے پور سے) پتھر نہ پوجنا، جھٹکے کا گوشت نہ کھانا اور خدا کو محبت کے ساتھ یاد کیا کرو۔ (**من احب اشیاء فقد اکثر ذکرہ ..... الحدیث**)

☆ (ایک ہندو تائب کو فرمایا) برہم پہچانو، عرض کیا: کیسے پہچانوں؟ فرمایا تم اسم ذات کا ذکر کرتے رہو وہ کافی ہے۔ اگر برہم پہچان لیا تو بال بچے کے کام سے جاؤ گے۔

☆ خدا کے حکم کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

☆ (منشی رام سہائے لال وارثی تائب ہوئے اور ایسی ہدایت نصیب ہوئی کہ سرکارؒ نے فرمایا) یہ برہم چاری ہیں۔ (اور منشی صاحب ایسے خدا شناس ہوئے کہ عین ایام حج میں میدان عرفات میں وصال ہوا۔)

☆ (سیٹھ رام سروپ وارثی) ذکر اللہ دائمی رکھو۔ برہم پہچانو۔ (کچھ عرصہ بعد ان کی وضع عربی لباس میں بدل گئی تو نیا حکم فرمایا) دیار بغداد میں منصور حلاج کے ڈھیر پر جھاڑو دیا کرو۔

☆ (دیبی پرشاد سری واستوسے) پتھر پوجو گے تو پتھر ہی دکھائی دے گا اور برہم پہچانو گے تو انوار الٰہی کا مشاہدہ ہوگا اور ہر وقت اسم ذات کا ورد کیا کرو۔

☆ (۲۵ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ ایک نانک شاہی فقیر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے گرو کا حکم ہے کہ آپ کی آنکھ کی جوت میں نرنکار ہے اور اس میں تمہاری سدھ ہے۔ حضور نے باوجود ضعف و نقاہت دوسرے روز بیعت فرمایا، خرقۂ فقر مرحمت فرمایا، استغفار پڑھا کر فرمایا:) تم حج کو جاؤ دنیا کی کسی چیز سے سروکار نہ رکھنا اور سات فاقوں کے بعد بھی سوال نہ کرنا۔

☆ (ٹھاکر موہن سنگھ نے سید شرف الدین کے مکان پر سرکار کی شبیہہ دیکھی تو جادو بھرے نیناں کا شکار ہوگئے۔ گھنٹوں تصویر کے سامنے کھڑے ہوکر روتے رہے پھر سید صاحب سے کہا یہ آنکھ دکھا دو۔ سید صاحب سرکار کے حضور لے گئے اور عرض کی لیجئے حضور کی چشم مخمور کا تازہ شکار۔ فرمایا:) ٹھاکر صاحب بڑے نظر باز ہیں۔ بیعت فرما کر پیٹھ پر تھپکی دی اور فرمایا۔ ٹھاکر

جس صورت کو دیکھا ہے اسی کو یاد رکھنا اسی کے ساتھ تمہارا حشر ہوگا۔

☆ (معذوروں کو زحمت و تکلیف سے بچانے کے لئے فرمایا:) وہیں رہیں، ہم نے بیعت کر لیا...... (کبھی فرمایا:) وہیں رہیں، وہ ہمارے مرید ہیں۔

☆ (اکثر غلاموں کی استدعا پر ان کے اقرباء کو غائبانہ بیعت فرمایا اور بعض عشاق کی درخواست پر اگلی پچھلی نسل کو مرید کرلیا اور فرمایا:) اچھا سب کو مرید کرلیا۔

☆ اب بیعت کی کیا ضرورت ہے تم کو روزِ ازل سے محبت ہے۔ (ایک مرید کا ہاتھ پکڑ کر چھوڑ دیا)

☆ (اور کسی کو فرمایا:) اور یہی خوشی ہے تو آؤ ہاتھ پکڑ لو۔

☆ پنڈت جی (سیتا رام رامپوری) گھر نہ بنانا۔ سیاحت میں مرجانا اور ساتھ فاقے بھی ہوں تو ہاتھ نہ پھیلانا۔

☆ (ہنود سے خطاب) رحم پیچانو اور پتھر کو نہ پوجنا۔

☆ (ڈاکٹر دوسابھائی پارسی سے) آتش پرستی کر چکے اب تمام عمر محبت کی آگ کا سامنا ہے جو غیر اللہ کے تعلق کو جلا دیتی ہے۔ محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر وقت یادِ محبوب دل میں موجود رہے اور ہاتھوں سے دنیا کا کام اس طرح کرو کہ دل کو ہاتھوں سے سروکار نہ ہو۔ نہ ہاتھوں کا دل سے تعلق رہے اور اس کی تصدیق ہو کہ خدا ہر ایک تشبیہہ اور تمثیل سے مبرا واحد اور قدیم ہے۔ جاؤ خلق خدا کو فائدہ پہنچاؤ۔ (دل بیار دست بکار)

☆ (ڈاکٹر کی بہن سے فرمایا) بجز خدا کے کسی کو محبوب نہ جانو اور تم ہر مہینے کے وسط میں تین روزے رکھا کرو اور جس کو بھوکا دیکھو اس کو کھانا کھلاؤ اور جو پیاسا ہو اس کو پانی پلاؤ۔

☆ (ایک یہودی جوڑا حاضر خدمت ہوا تو ان کو ہدایت فرمائی:) اس زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرو کہ جس طرح موسیٰ خدا کے رسول اور کلیم تھے اسی طرح حضرت محمد ﷺ خدا کے حبیب اور پیغمبر ہیں اور جو چیزیں قرآن میں حرام اور ممنوع ہیں ان سے پرہیز کرنا اور جو فرض ہیں وہ بجالانا اور جھوٹ نہ بولنا۔

☆ عاشق کا منصب یہ ہے کہ احکام یار کے سامنے سر تسلیم خم کرے۔ (کاؤنٹ گلارزا وارثی آف سیلفا کلارا سے آخر دسمبر ۱۹۰۴ء)۔

☆ پتھر کو نہ پوجنا جھٹکے کا گوشت نہ کھانا اور برہم پہچانو۔ رب اور رام حقیقت میں ایک ہی چیز ہے۔

☆ تمہاری یہ تصنیف بے نمک کا کھانا اور بے سر کی تصویر ہے اور کلیہ یہ ہے کہ تصدیق بغیر محبت کے نہیں ہوتی اور محبت کا خاصہ ہے کہ **یحرق ماسوا المحبوب**۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک خودی کا خیال ہے اور دوئی کا حجاب حائل ہے خدا کی یکتائی کا یقین کامل اور عرفان ناممکن ہے۔ تم نے بھگوت گیتا میں پڑھا ہوگا کہ کرشن جی نے ارجن کا سمجھایا تھا کہ انسان کے دل سے دوبدھا کا بدنما خیال مٹ نہیں سکتا جب تک پریم لاک سے پریم دھیان مکمل نہ ہو جائے۔

☆ پنڈت جی خدا اور بندے میں جو اسرار ہیں ان پر دوبدھا کا پردہ پڑ جانے سے انسان کی آنکھ احول ہو جاتی ہے لیکن اس حجاب کو جب محبت کے ناخن سے پھاڑتے ہیں تب بندہ اپنی حقیقت سے واقف ہو کر صفات الٰہی کی حقیقی شان کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پنڈت جی خلاصہ یہ ہے کہ محبت ہے تو سب کچھ ہے محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

☆ موحد وہ ہے جس کا آخر اول کی طرف لوٹ آئے اور ایسا ہو جائے جیسا ہونے سے قبل تھا۔

☆ جو مسجد میں ہے وہی مندر میں ہے نام کا فرق ہے ورنہ انتظام بگڑ جائے۔

☆ دائمی ذکر اللہ کرو اور برہم پہچانو۔

☆ دوست دشمن ایک پر اہ ہے سب کرتوت ان کا ہے جن کا ہر چیز میں جلوہ ہے۔

☆ (بابو گنیش پرشاد سے) سیٹھ! آ گئے تاب نہ ہوئی! اچھا اب دنیا کی محبت پر خدا کی محبت غالب ہوئی۔ اچھا مرجانا مگر اف نہ کرنا (جب سیٹھ گھر بار چھوڑ کر دیوہ شریف آ گئے) سیٹھ! اپنے مرکز پر آ گئے۔ اچھا درگاہ میں فضل حسین کے پاس رہو۔

☆ مسجد، مندر، گرجا جہاں جائے سوائے ایک شان کے اور کچھ نہ دیکھے۔

☆ ہمارے ہاں مجوسی، عیسائی وغیرہ سب مذاہب والے برابر ہیں کوئی برا نہیں۔

☆ دو بدھا نہ رہے تو مسجد و مندر میں ایک ہی جلوہ نظر آئے۔

☆ (۱۹۰۴ء۔وزیری سے) جاؤ ماں باپ کی خدمت کرو تین سال بعد آنا۔اس وقت فقیر ہو جانا۔

روزمرہ معاملات

(کلکم راعٍ و کلکم مسئول عن رعیتہ..... الحدیث)

☆ کسی کا حق مارنا بہت برا ہے اس کا انسان کو خیال رکھنا چاہئے۔

☆ عبادت نماز ہی نہیں ہے اپنی خانہ داری کی ضروریات لا دینا اور بیوی کی کفالت، بچوں کی دلداری، غلام اور لونڈی کی پرورش حوائج ضروریہ سے فارغ ہونا، کھانا کھلانا یہ سب عبادت ہے۔

☆ بال بچے دار دنیا نہ چھوڑے، ان کی دنیا داری ہی عبادت ہے۔

☆ اپنے بال بچوں کی کفالت پوری کرو یہی عبادت و فقیری ہے۔

☆ ماں باپ کی خدمت سے غافل نہ ہونا۔

☆ رشوت نہ لینا، خدا کے حکم کی تعمیل خدا کی محبت کی دلیل ہے۔

☆ خلق خدا کی خدمت ایمان کی نشانی ہے۔خدا اس کو دوست رکھتا ہے جو مخلوق خدا کی بے غرض خدمت کرتا ہے۔

☆ کمال کو چھپانا چاہیے دوسروں پر اثر ڈال کر اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔

☆ جو کام کرو اس میں سچے رہو تو سب اچھا ہو سکتا ہے۔

☆ صدق تمام اوصاف حمیدہ کی بنیاد ہے۔ (الصدق ینجی والکذب یھلک..... الحدیث)

☆ کذب تمام افعال رذیلہ کی جڑ ہے۔

☆ عمداً کسی کی حق تلفی کرنا وہ گناہ ہے جو توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتا۔

☆ وعدہ کرو تو پورا کرو کیونکہ ایفائے عہد نہ کرنا گناہ ہے۔ (لا عھد لمن لا دین لہ.... الحدیث)

☆ اپنی بھلائی چھپاؤ اور کسی کی برائی نہ دیکھو کسی کو برا نہ سمجھو۔

☆ کسی کے مذہب کو برا نہ کہو کیونکہ اس کے ملنے کے بہت سے راستے ہیں۔ (**الطریق اللہ بعدد انفاس الخلائق**)

☆ قرض لینا انسان کے وقار کو ضائع کرتا ہے۔

☆ قرض دو، طلب نہ کرو، واپس لینے کے لئے قرض دینا محبت کو قطع کرتا ہے۔

☆ خود پرستی حجاب کو بڑھاتی ہے اور مقصود حقیقی سے دور رکھتی ہے۔ (جس نے خود پسندی کی گمراہ ہوا...... حضرت علیؓ کی وصیت)

☆ نفس امارہ کے خلاف عمل کرنا عبادت ہے۔

☆ جو حق سے ڈرتا ہے وہ خلق سے بے خوف رہتا ہے۔

☆ جو خدا سے ڈرتا ہے وہ اپنے گناہوں کو پیش نظر رکھتا ہے۔

☆ مخلوق خدا سے ہمدردی اور اچھا سلوک کرنا صرف اس خیال سے کہ خدا کے بندے ہیں اور اس کی صنعت کی یادگار ہیں۔ اس عمل سے تم کو خدا کی محبت نصیب ہوگی اور یہی تصوف کی اصل ہے۔

☆ اے حافظ! اچھا تم کو یہ شوق ہے کہ خدا تم سے خوش ہو تو جیسی خدا نے تمہارے ساتھ نیکی کی ایسی ہی تم بھی مخلوق خدا کے ساتھ احسان اور نیکی کرو۔

☆ اگر وہ کریم و کارساز تم کو روز لذیذ کھانا کھلاتا ہے تو تم اس کا بدلہ یہ کرو کہ اس کے بندوں کو بلا عوض پانی پلایا کرو کیونکہ پانی بہت بڑی نعمت ہے۔ (**و جعلنا من الماء کل شیئ حی: القرآن**)

☆ اہل و عیال کی ضرورت کے لئے کچھ کرو اور دل بیار دست بکار کے مصداق بنو۔

☆ اے حافظ! مال راہ خدا میں صرف کرنا، روزانہ کے رزق پر قناعت کرنا اور مخلوق خدا کو پانی پلانا۔ فقط اللہ ہی نگاہ میں بس جائے گا۔

☆ (جسٹس سید شرف الدین وارثی سے) میری وجہ سے دنیا نہ چھوڑنا، تیری دنیاداری عبادت ہے۔

☆ شرط انصاف یہ ہے کہ سونے چاندی کے برابر شیرینی خرید کی جائے۔

☆ جن کی نظر دوست پر ہے ان کا کوئی دشمن نہیں۔

☆ مرد وہ ہے جو اپنی کمائی دوسروں پر خرچ کرے اور نامرد وہ ہے جو دوسروں کے مال سے فائدہ اٹھائے...... شیر اپنا شکار کھاتا ہے اور دوسرے درندوں کے شکار کو سونگھتا بھی نہیں۔

☆ کپڑے میں کیا دھرا ہے، ہم اور تم ایک ہیں ناں۔ محبت ہے تو ہو جائے گا۔

☆ **من عمل صالحاً فلنفسه و من اساء فعلیها** (**القرآن**) کوئی اپنے دل اور زبان کو دوسرے کے لئے کیوں خراب کرے۔

☆ نفس دوستی ہلاک کرتی ہے۔

☆ ہر انسان پر فرض ہے کہ اپنی طبیعت اور نفس کو قابو میں رکھے انجام کار کامیاب ہوگا۔ اگر نفس کی باگ ہاتھ سے چھوٹ گئی تو اس وجود کو سزا دے دی جائے گی۔

☆ اسلام اور چیز ہے، ایمان اور چیز ہے۔

☆ (مجلسِ سماع میں لوگوں نے حال کے متعلق دریافت کیا تو ارشاد فرمایا:)

حال آنا: حال آنا بہت اچھا ہے، خدا کی رحمت ہے۔

حال لانا: حال لانا حرام اور حال لانے والا مردود ہے۔

☆ جو نشیب و فراز میں رہے گا اس کو خدا نہیں ملے گا جو نشیب و فراز سے نکل گیا اس کی نجات دنیا میں ہی ہو جائے گی۔

☆ کوئی حضرت عمرؓ کی سنت پر چلنے والا بھی تو چاہیے۔

اوراد و وظائف

(و سبحوہ بکرۃ و اصیلا..... و اذکرو اللہ ذکراً کثیراً .... القرآن)

☆ عاشق کا وظیفہ ذکرِ یار ہے۔

☆ خدا کو محبت کے ساتھ ہمیشہ یاد کیا کرو۔

☆ بغیر محبت کے ذکر سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

☆ اسی ذکر سے فائدہ ہوتا ہے جو بے غرض ہو۔

☆ اللہ اللہ کیا کرو۔ (کہ یہ اسم سلطان الاسماء اور اسم اعظم ہے۔ **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ..... القرآن** ۔۔۔۔ اللہ کو یاد کرنے والے اور نہ یاد کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے..... الحدیث)

☆ اسم ذات کو حرزِ جاں بناؤ اور مطلوب حقیقی کا نام لیا کرو۔

(لکل شئی ثقالۃ و ثقالۃ القلب لا الہ الا اللہ..... الحدیث)

☆ ہر وقت اسم ذات کا ورد رکھو۔

☆ اسم ذات کا ذکر کرتے رہو وہی کافی ہے۔

☆ اسم ذات کا ذکر اس طریقہ سے کہ کوئی سانس خالی نہ جائے۔

☆ جو سانس نکلے وہ اسم اللہ کے ساتھ نکلے جو سانس بدوں اسم اللہ نکلتی ہے مردہ ہے اور بڑے میاں ایک ذکر ایسا ہے جو نہ سانس سے تعلق رکھتا ہے اور نہ زبان سے۔

☆ شمارِ انفاس اہلِ تصوف کے نزدیک سب سے افضل ہے۔

☆ (ریاض) خان صاحب! تم نماز کی پابندی کرو اگر کوئی عذر قوی ہو تو اشارہ سے ادا کرو مگر قضا نہ ہو اور ہر نماز کے بعد ۴۸ مرتبہ اسم ذات ''اللہ'' پڑھا کرو، جس کے اول و آخر درود

شریف ہو۔

☆ (قاضی بخشش علی سے:) اس اُمت پر خاص خدا کی رحمت ہے ایک نیکی کرو تو دس نیکیوں کا ثواب پاؤ۔ اس لحاظ سے ہر نماز کے بعد ۴۸ بار اسم ذات "اللہ" پڑھا جائے تو روزانہ کی تعداد ۲۴۰۰ ہو جائے گی اور اس کو ۱۰ سے ضرب دو تو ۲۴ ہزار ہوں گے اور صوفیائے کرام کا متفقہ فیصلہ ہے (اور اب میڈیکل سائنس کا بھی یہی فیصلہ ہے) کہ تندرست آدمی شب و روز ۲۴ ہزار دفعہ سانس لیتا ہے اس لحاظ سے شمار ذاکرین میں ہو جائے گا جو ہر سانس میں ذکر اسم ذات کرتے ہیں اور جس کی کوئی سانس ذکر الٰہی سے خالی نہ جائے اس کو مشاہدہ انوار احدیت ہو جاتا ہے۔

☆ اسم "حق" کا ذکر بطریق پاس انفاس کیا کرو۔

☆ پابندی کے ساتھ درود شریف پڑھنا بہتر ہے ادب اور ترتیل کے ساتھ درود شریف کا ورد کرو۔

☆ آخر شب میں درود شریف کا پڑھنا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

☆ ہر وقت درود شریف پڑھا کرو باوضو اور بے غرض۔

☆ (فضیحت شاہ صاحب سے فرمایا:) "رات کو پانچ سو بار درود شریف پڑھ لیا کرو۔" (یہ تعداد زیادہ محسوس ہونے پر فرمایا:) سو مرتبہ پڑھ لیا کرو۔

☆ (ایک مرید کو روزانہ چوبیس ہزار چار سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا حکم فرمایا۔)

☆ اگر محبت الٰہی کا بہت شوق ہے تو یہ درود شریف پڑھا کرو:

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک و سلم

☆ تہجد کے بعد غسل کرو اور عطریات سے معطر ہو کر تصدیق کے ساتھ ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھا کرو۔ (**اللھم صل علی محمد و آلہ بقدر حسنہ و جمالہ**)

☆ (والد شیدا میاں سے) تہجد کے بعد غسل کرو اور معطر ہو کر تصدیق کے ساتھ ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھا کرو۔ **اللھم صل علی محمد و الہ بقدر حسنہ و جمالہ** برزخ قائم ہو جائے گی لیکن دنیا کے کام کے نہ رہو گے۔

☆ (ایک ارادت مند کو دو رکعت نماز نفل برائے وصل پڑھنے کی ترکیب یوں تعلیم فرمائی :) نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز واصل الی اللہ کی ۔ اللہ اکبر۔ ہر رکعت میں ایک ایک بار سورۃ الفاتحہ اور گیارہ گیارہ بار سورۃ الاخلاص پڑھے۔

☆ (ایک حاجت مند کو ارشاد فرمایا :) شب کو دو رکعت نماز نفل پڑھا کرو اور درود تاج پڑھ کر سو جاؤ، مگر ہر رکعت میں سورۃ الکاثر سات بار پڑھنا اور صبر کی دعا کرنا۔

☆ (حافظ رمضانی سے فراخی رزق کیلئے ارشاد فرمایا :) دو رکعت صلوٰۃ الشکر پڑھو کہ تمہارا نام اس کے دوستوں میں لکھا گیا۔ اس نماز کی پہلی رکعت میں "**والضحیٰ**" اور دوسری میں "**الم نشرح**" اور بعد ختم نماز سجدہ میں ستر مرتبہ "**حسبنا اللہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر**" پڑھ کر سر اٹھاتے ہیں۔

☆ جس طرح ہم بتائیں اسی طرح ہر وقت باوضو درود شریف پڑھا کرو اور آخر شب میں اللہ اللہ کا ذکر کرو، ناغہ نہ ہو۔

☆ **لا الہ الا اللہ** زبانی کہنا اور بے ضرب لگانا اور۔

☆ قرآن شریف صبح سویرے پڑھا کرو مگر نماز قضا نہ ہونے پائے۔

☆ (کسی سے ارشاد فرمایا :) ایک پارہ روزانہ قرآن شریف کا پڑھ لیا کرو۔

☆ ہم نے سنا ہے جو اہتمام کے ساتھ سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اس کی جسمانی تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

☆ (مولوی لطافت حسین سے) جو شخص سورۃ الفلق بکثرت پڑھتا ہے اس کی روزی میں برکت ہوتی ہے تم بھی پڑھا کرو۔

☆ جو تصدیق کے ساتھ **یا باسط** پڑھتا ہے وہ کبھی تنگدست نہیں رہتا۔

☆ نماز عشاء کے بعد تسبیح فاطمہؓ پڑھا کرو باایمان مرو گے۔

☆ ذکر اسدی مفید ضرور ہے مگر جس کا نام اسد ہے وہ دشوار بھی ہے اس لئے ذاکر کو لازم ہے

کہ جب ذکر اسدی کرے تو جناب شیرِ خدا کی برزخ کا تصور کرے اور تکمیل اس کی یہ ہے کہ ذاکر ذکر اسداللہ الغالب میں ایسا فنا ہو کہ ذکر کرتے وقت ذاکر کے ہر عضو بن مو سے شیر خدا کی شان نمودار ہو، اس ذکر میں ذاکر کی حالت بدل جاتی ہے۔

☆ وہ شغل جو ہر مشرب کے اور ہر طبقہ کے فقیر کے واسطے لازمی ہے اور جو انسان کو راز مخفی سے خبردار کرتا ہے اور جو بندہ کو خدا سے ملاتا ہے وہ شغل سلطان الاذکار ہے اور اس کے شاغل کو بہت دقتیں پیش آتی ہیں اور عرصہ تک جب ریاضت کرتا ہے تو ہزار میں سے ایک شاغل ابتدائی حالت سے خبردار ہوتا ہے لیکن ہم تم کو آسان طریقہ بتادیں جس سے کوئی دشواری تم کو پیش نہ آئے۔ (یہ طریقہ شائقین ''خلاصۃ السلوک'' از ''مرزا ابراہیم بیگ شیدا وارثی'' میں دیکھیں۔)

☆ (پنڈت دیدار شاہ وارثی سے) پنڈت ہوشیار ہو یہ وقت سونے کا نہیں ہے بلکہ بیدار رہنے کا وقت ہے۔ یہ درود شریف پڑھا کرو تمام مشکلیں آسان ہو جائیں گی اور منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔ **اللھم صل علی محمد و علی آل محمد سید الصابرین الوارثین محمد ن نبی الامی۔**

☆ جب حجاب حائل ہو تو چند مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کرو صورت قائم ہو جائے گی۔

☆ (سید واسم صاحب رئیس مولانگری کی محویت دیکھ کر فرمایا:) اب یہ بیکار ہو گئے جس صورت کو دیکھا ہے تمام عمر اسی کے گرویدہ رہیں گے، جب آئے تھے تو اچھے تھے جائیں گے تو دیوانہ ہو کر (پھر ان کو فرمایا) جس طرح ہم بتائیں گے اسی طرح ہر وقت باوضو درود شریف پڑھا کرو اور آخر شب الا اللہ کا ذکر بلاناغہ کرنا اور ریاست کے انتظام سے جی گھبرائے تو اس کو چھوڑ کر احرام باندھ لینا اور گوشہ نشین ہو جانا اور آخر دم تک دنیا اور اسباب دنیا سے الگ رہنا۔

☆ نماز تہجد کی نگہداشت میں ہوشیار رنیند سویا کرو۔ نفس مغلوب ہو جائے گا، کیونکہ نفس ہمیشہ غفلت کی نیند پسند کرتا ہے۔

☆ (حافظ خدا بخش اور احمد شاہ وارثی سے) حافظ جی! جس طرح چاشت اور اشراق کے پابند

ہو اس طرح شب کو صلوٰۃ معکوس پڑھا کرو۔

☆ ایک سال تک دن میں روزہ رکھو اور شب میں نمازِ غوثیہ پڑھا کرو اس کے بعد آنا تبدیل جائے گا۔

☆ (عبدالصمد وارثی سے:) آخر شب میں صلوٰۃ العاشقین پڑھا کرو۔ بقدرِ ظرف (ذکر میں) جوش پیدا ہو جائے گا۔

☆ (جب عبدالصمد وارثی نے جلالی قاعدہ سے درود شریف پڑھنا چھوڑ دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:) کم ظرف تھا ورنہ انسان بن جاتا۔

☆ خالی ذکر سے کیا فائدہ جب تک مذکور بھی ذاکر کا ذکر نہ کرے اور ہمارے یہاں ذکر و فکر کچھ نہیں ہے اور (اگر محبت ہو تو) پھر سب کچھ ہے۔

☆ تنہائی محض یا صحرا ہو تو ذکر بالجہر کرنا اور (بصورتِ دیگر) ہر وقت خفا کے ساتھ۔

☆ اگر کوئی شخص ورد وظیفہ پڑھنے کی اجازت طلب کرتا تو آپ اکثر صرف درود شریف پڑھنے کی اجازت مرحمت فرماتے۔ بہت کم دوسرے ذکر واذکار یا اوراد و وظائف تعلیم فرماتے۔ جن طالبین کو اذکار عطا فرمائے ان کو بھی ان کے مزاج کے مطابق تعلیم دی۔ کسی کو شارِ انفاس کا تو کسی کو نفی اثبات کا اور کسی کو فقط اثبات کا حکم فرمایا۔ کسی کو ذکر بالجہر تو کسی کو ذکر بالخفا کا حکم فرمایا۔ اسی طرح کسی کو جلالی طریقہ سے اور کسی کو عام طریقہ سے پڑھنے کا حکم فرمایا۔ لیکن یہ تاکید آپ ہمیشہ فرماتے کہ "اللہ کے واسطے پڑھنا دنیا کے واسطے نہ پڑھنا"

☆ طبع کے مطابق مختلف مریدین کو **اللہ، اللہ ھو، اسم حق یا عزیز، یا مجیب، یا رحمٰن، یا غفور، یا وارث** کے اذکار تعلیم فرمائے۔

☆ (درو گردہ کے ایک مرید کو فرمایا:) جب کوئی تکلیف ہو تو یا وارث کہا کرو۔

تقریبات کا اہتمام

(اُدعُ الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ ..... القرآن)

☆ (میلاد شریف) جس گھر میں میلاد ایک بار (سال بھر میں) ہو جاتی ہے وہ گھر بارکت و با رونق ہو جاتا ہے۔

☆ (میلاد میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام کے لئے) ہر صاحبِ عشق جو کچھ معشوق کیلئے کہے یا کرے بڑی اچھی بات ہے، علم اور عشق دونوں الگ الگ ہیں، حالانکہ حضور ﷺ نے علم کو بڑا سراہا ہے لیکن مکتبِ عشق میں یہ بہت بڑا پردہ ہے محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں، محبت ہونے پر علم حائل نہیں ہے۔ محفل میلاد عاشقوں کا ایمانِ کامل ہے۔

☆ (محرم الحرام) ان دنوں آپ زیادہ خاموش رہتے، نیا احرام نہ باندھتے، مواعظ شانِ حسینؓ سنتے، جلوس کا کھڑے ہو کر احترام کرتے، خوب لنگر سبیل تقسیم فرماتے، کچھ لوگوں نے سرکار سے پوچھا کہ حضور لوگ اس کو بدعت کہتے ہیں، سرکار نے غصہ میں فرمایا ''یہ سب جھگڑے ہیں، لوگ فاتحہ، درود، لنگر، خیرات بند کرانا چاہتے ہیں، جو قیامت تک بند نہ ہوگا۔''

☆ (کبھی پُر جوش لہجے میں ارشاد فرمایا:) سنا سنا! لوگ چاہتے ہیں کہ فاتحہ درود بھی بند ہو جائے۔ مگر نہ یہ بند ہوا ہے نہ کبھی بند ہوگا۔

☆ (سرکار وارث پاکؒ میلاد شریف کی محافل، گیارہویں شریف اور عشرۂ محرم و چہلم (شہدائے کربلاؓ) کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ ان مواقع پر ختم شریف میں فاتحہ، پنج آیات اور درودِ تاج خصوصاً پڑھا جاتا۔ عشرۂ محرم میں مرثیے، نوحے اور اہلِ بیتؓ کی شجاعت و بہادری کے تذکرے اور صحیح مستند روایات سماعت فرماتے۔ لیکن صحتِ واقعات کا بے حد خیال رکھتے اور فرماتے:) نوحہ اور مرثیہ خلافِ روایت نہیں ہونا چاہیے۔

تسلیم و رضا

(یاایتھاالنفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ

فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی..... القرآن)

(ذاق طعم الایمان من رضی باللہ و الرضا)

☆تسلیم ورضا اہلِ بیتؑ کی لونڈی ہے اور فقر شیرِؑ خدا کا غلام ہے۔

☆بی بی فاطمہؑ کی منزل تسلیم ورضا تھی۔صبر ورضا کا مرتبہ جس کو ملا، اہلِ بیتؑ کے گھر سے ملا۔ صبر ورضا کا مرتبہ جس کو خاتونِ جنتؑ نے تفویض فرمایا وہی فائز المرام ہوا۔

☆تسلیم ورضا بی بی فاطمہؑ اور حسنینؑ کا حصہ ہے۔بی بی فاطمہؑ نے یہ حصہ بابا جان ﷺ سے پایا اور حسنینؑ کی وساطت سے جس کا جو حصہ ہے مل جاتا ہے۔

☆رضا وتسلیم کی منزل میں جان دینا آسان ہے مگر زبان سے اُف بھی کرنا اہلِ رضا کی شان کے خلاف ہے۔

☆مشرب تسلیم ورضا میں انتظام نہیں۔

☆اہلِ تسلیم ورضا کا مسلک اور ہے مشائخ کا مسلک اور ہے۔

☆حضرت امام حسینؑ نے ایک رضائے معشوق کے لیے تمام خاندان میدانِ کربلا میں قربان کر دیا کوئی کیا سمجھ سکتا ہے رمزِ عاشق ومعشوق کو۔

☆ہمارا مشرب عشق ہے جس میں انتظام حرام اور رضائے شاہدِ حقیقی کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا عین فرض ہے۔

☆تسلیم ورضا یہ ہے کہ شر کو بھی خیر جانے اور خیر تو خیر ہے ہی۔تکلیف بھی عاشق ومعشوق کا راز ونیاز ہے۔(والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ)

☆سرمد رضا وتسلیم کے بندے تھے سر دے دیا اُف تک نہ کی، مفتی رہے نہ سلطان مگر ایک سرمد

کی جگہ ہزاروں سرمد پیدا ہو گئے۔

☆ فقیر کو چاہیے کہ رضاو تسلیم پر قائم رہے۔ دعا اور بددعا شرب تسلیم و رضا کے خلاف ہے۔

توکل استغناء و امتناع سوال

(الفقیر لا یحتاج الا اللہ ولا الی غیرہ)

☆ جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔

☆ جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے خدا اس کی ضرور مدد کرتا ہے۔

☆ جو خدا کہ کل امراض کو دور کرسکتا ہے، وہی بھوک اور پیاس کی زحمت مٹا سکتا ہے۔

☆ خدا تمہارے رزق کا ضامن ہے۔

☆ فقیر کو چاہیے کہ اللہ سے بھی نہ مانگے۔ کیا وہ نہیں جانتا جو شہ رگ سے بھی قریب ہے۔

☆ خدا پر بھروسہ کرو وہ خود تمہارا سامان کرتا ہے اگر کوئی اپنی تدبیر کرتا ہے تو پھر وہ الگ کھڑے دیکھتے ہیں اور پھر کچھ نہیں ہوتا۔

☆ اپنا ہاتھ کسی کے سامنے نہ پھیلائے، مرجائے مگر خدا سے بھی نہ کہے چاہے کیسی تکلیف ہو، کیا وہ نہیں جانتا جو پاس ہے۔

☆ (مولوی عبدالستار صاحب جب تارک ہوئے) تم مدینہ منورہ جاؤ فاقہ ہو تو سوال نہ کرنا وہیں مرجانا۔ (وہیں انتقال ہوا)

☆ بے طلب جو کچھ پہنچے کھالیا کرو مسافر کا گھر سرائے ہے۔

☆ سات روز کا فاقہ ہو تو بھی ہاتھ نہ پھیلے۔

☆ ہم کو لازم ہے کہ اسی پر بھروسہ کریں اور کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں۔

☆ سرکار حضور عالم پناہؒ نے کبھی پانی نہیں مانگا اگر ضرورت ہوئی تو فرمایا: "پانی پی لیں؟"

اسی طرح کھانا بھی نہیں مانگا۔ کبھی فرمایا: ''کھانا آ گیا؟'' اور کبھی کھانا لانے والے سے فرمایا: ''آ گئے آپ؟''

☆ جس نے کسب معاش کو سبب بنایا وہ فقیر نہیں۔

☆ جو حصہ جس کی قسمت کا ہے اس کو ضرور پہنچتا ہے۔

☆ جو کام کرو خدا کے بھروسے پر کرو۔

☆ خدا جس کا محافظ ہوتا ہے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

☆ توکل انبیاء کی سنت ہے۔ (حضرت ابراہیمؑ)

☆ خدا کو اپنا وکیل بناؤ۔ (**وکفیٰ با اللہ وکیلا..... القرآن**)

☆ توکل طمع کی ضد ہے۔

☆ توکل حیا کی علامت ہے۔

☆ کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا ہی عین ایمان ہے۔

☆ طالب کے واسطے صرف **ونفخت فیہ من روحی** کافی ہے۔ اس لئے کہ ہم خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے۔ کسی اور سے طلب کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔

☆ (حافظ رمضانی...... بارہ بنکی) حافظ جی! پریشان نہ ہو۔ صبر کرو ہم کو بچپن سے فاقے کی عادت ہے۔ جب رزاق ہمارا اور تمہارا رزق بھیجے گا تو کھالیں گے اور حافظ جی تم نے بھی سنا ہو گا شاہد بے نیاز کے خزانے میں بڑی نعمت فاقہ ہے۔ جس سے وہ خوش ہوتا ہے اس کو یہ نعمت مرحمت فرماتا ہے۔ خوش ہو اور دو رکعت نماز شکرانہ پڑھو کہ تمہارا نام اس کے دوستوں میں لکھا گیا ہے۔ (**ان اللہ مع الصابرین.... القرآن**)

☆ جمعیت خاطر انہی کو ہوتی ہے جن کو **ان اللــہ ھوالرزاق ذوالقوۃ المتین** کا یقین کامل ہوتا ہے۔ جن کی تصدیق ہے کہ رزق کا ضامن رزاق مطلق ہے وہ ما سوائے اللہ سے مستغنی ہو جاتے ہیں۔ وہ جو خدا کے وعدے پر اعتبار نہیں کرتا اس کا ایمان ناقص ہے۔ جو مسبب

الاسباب پر بھروسہ کرتا ہے اس کے ایمان کی گواہی خدا نے دی ہے۔ **فتوکلوا ان کنتم مؤمنین** ۔رازق العباد نے ہمارے اطمینان کے لیے قسم کے ساتھ رزق رسانی کا وعدہ فرمایا ہے۔ **وفی السمآء رزقکم وما توعدون فورب السمآء والارض انہ الحق** ۔ پس بدترین خلق ہے وہ جو اپنے خالق و رازق العباد کی قسم کا بھی اعتبار نہیں کرتا اور سبب و اکتساب کو اپنی معاش کا ذریعہ سمجھتا ہے۔

☆ **نحن اقرب الیہ من حبل الورید** ۔ سمجھ چکے ہو کہ خدا سب میں ہے۔ غور کرو اور یاد رکھو کہ اقرار و قبولیت کے دو کلمے جو مرد و عورت کے مابین ہوتے ہیں ان پر عورت کتنا اعتماد کرتی ہے اور مرد ہزار کوس پر بھی سمندر پار رہتا ہے تو بھی بیوی کو نہیں بھولتا۔ اس کی طرف دھیان لگا رہتا ہے۔ جیسے ممکن ہو اس کی خبر لیتا ہے۔ صرف چند کلمات اقرار و قبولیت پر وہ عورت تمہاری ہو جاتی ہے اور تم اس کے شوہر کہلاتے ہو، ایک ساعت کیلئے تم دونوں ایک دوسرے سے غافل نہیں ہوتے۔ پھر بھلا غور کرو کہ جس خدائے مختار کل نے **خلق آدم علی صورۃ** اور روز ازل **الست بربکم** کا خود اقرار لیا، تم نے جواب میں **بلیٰ** کا اقرار کیا۔ اب تم میں اس کی نسبت جو حقیقی اور پوشیدہ ہے یعنی راز توحید۔ اس اقرار پر اتنا تو بھروسہ ہونا چاہیے جتنا عورت اپنے شوہر پر کرتی ہے۔ اور حاضر و غائب اس کو اپنا جانتی ہے۔ یہ کس قدر وسیع اور بلند درجہ رکھتی ہے کہ خدائے قدیر نے اپنی صورت پر تمہیں تخلیق کیا اور خود ہی رب ہونے کا اقرار کیا اور تم نے بھی بندگی کا اقرار کیا۔ اپنا نام رزاق بھی رکھا پھر بھی تم کو شک ہے اور یقین کلی نہیں اتنا بھی بھروسہ نہیں ہے جتنا ایک عورت کو اپنے شوہر پر ہوتا ہے۔

☆ انسان ہزاروں کوس سے جورو کی فکر کرتا ہے اور محنت کر کے اس کو خرچ پہنچاتا ہے اور جو تمہاری شہ رگ سے قریب تر ہے کیا اس کو تمہاری فکر اس قدر بھی نہیں ہو گی جتنی خاوند کو جورو کی ہوتی ہے۔

اعتقاد، یقین اور تصدیق

(واعبد ربک حتی یاتیک الیقین ......القرآن)

☆ تصدیق ہزاروں میں سے ایک کو ہوتی ہے۔ ہر شخص کا حصہ نہیں، اس کی بھی کئی صورتیں ہیں زبانی جمع خرچ کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

☆ اپنے میں جو سانس چلتی ہے وہی ذات ہے بس تصدیق مشکل ہے۔ (و نفخت فیہ من روحی ......القرآن)

☆ وفی انفسکم افلا تبصرون...... جو اس کو سمجھ گیا اس کی تصدیق ہو گئی۔

☆ صحبت سے کچھ نہیں ہوتا جب تک دلی تصدیق نہ ہو۔ فقط کتابیں پڑھنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک دلی تصدیق نہ ہو۔

☆ نماز، روزہ اور چیز ہے تصدیق اور ہے، اگرچہ تصدیق مانع صلوۃ نہیں لیکن حالت قابل لحاظ ہے۔

☆ یقین اعتقاد کی روح ہے جس میں یقین کی کمی ہے اس میں اعتقاد کی کمی ہے۔

☆ یقین کے ساتھ خدا کو مددگار جانو۔ وکفی باللہ وکیلا۔

☆ جس کے دل میں یہ رہے کہ دیکھئے یہ کام ہوتا ہے کہ نہیں۔ وہ کام نہیں ہوتا کیونکہ وہ دوبدھا میں پڑا۔

☆ انسان کو چاہیے کہ خدا پر بھروسہ کرے جب خدا نے اس کی ضروریات کا ذمہ لیا ہے تو برابر پہنچائے گا مگر تصدیق چاہیے اور ایسا ہی اللہ تعالیٰ ہے تو اندیشہ کیا؟ محض بیکار!

☆ خدا پر بھروسہ ہے تو وہ خود سامان کر دے گا۔

☆ فقیر تصدیق کے بعد مستغنی ہو جاتا ہے۔

☆اہل تصدیق کسب نہیں کرتے۔(فقراء سے خطاب)

☆جس کا جس قدر خیال پختہ ہوگا اسی قدر حضوری کا لطف حاصل ہوگا۔

☆جس کو یقین ہو جاتا ہے کہ حالت نماز میں خدا مجھ کو دیکھتا ہے اس کو ضرور مشاہدہ انوار الٰہی کا شوق ہو جاتا ہے اور جس کا شوق کامل اور طلب پختہ ہوتی ہے اس کو ہر ذرہ میں محبوب کا جلوہ نظر آتا ہے۔

☆تم صدق کو اپنا توشہ بناؤ۔(الصدق شفیعی ..... الحدیث)

☆تصدیق عین ایمان ہے، جس کو تصدیق نہیں اس کا ایمان ناقص ہے۔

☆تصدیق ہونا چاہئے کہ جس طرح خدا سب کا خالق ہے اسی طرح سب کا رازق بھی ہے، جیسا کہ بغیر کسی کے مشورہ کے ہم کو پیدا کیا اسی طرح بغیر کسی سفارش کے ہم کو رزق بھی دیتا ہے۔

☆جس کو کسب پر بھروسہ ہے اس کو تصدیق ہونا محال ہے۔

☆جس کو تصدیق ہے وہ خدا سے بھی نہیں مانگتا اور یقین رکھتا ہے کہ جو میری قسمت میں ہے وہ ملے گا۔

☆مکہ معظمہ میں ایک مولوی صاحب "نحن اقرب الیہ من حبل الورید" بہت کہا کرتے تھے۔ان کے پاس ایک معمولی فرد تھی اس میں سردی معلوم ہوئی، میرے پاس دو کمبل تھے وہ شب کو ایک کمبل مانگنے آئے، ہم نے کہا کہ "نحن اقرب الیہ من حبل الورید" سے نہیں مانگتے۔اس کے بعد فرمایا زبانی جمع خرچ سے کچھ نہیں ہوتا جب تک دلی تصدیق نہ ہو۔

☆صاحب توحید ہونا آسان ہے مگر صاحب تصدیق ہونا مشکل ہے۔

☆جس کو یہاں تصدیق نہیں وہ کعبہ جا کر کیا کرے گا۔وہاں جا کر سوائے پتھر کے اور کیا دیکھے گا۔

☆مرید کو اپنا یقین کامل کرنا چاہئے۔

☆تصدیق کتابوں سے نہیں ہوتی یہ ایک راز ہے جس کا تعلق روح سے ہے اور صاحب روحانیت پر ہی اس کا بھید ظاہر ہوتا ہے۔

وضعداری

(ٹیک در گیر و محکم گیر)

☆بڑی وضعداری یہ ہے کہ جو کرے وہ کئے جائے۔

☆ ہمارا قدیم راستہ وہی ہے۔(وضعداری سے ایک ہی راہ پر چلنا۔)

☆ (کسی کو) یہ وضع کے پابند ہیں۔ یہ مہمان کی بہت کشادہ پیشانی سے خاطر کرتے ہیں۔ اہل بستی ان کی عزت کرتے ہیں۔

☆ جو کام آدمی کرے حد کو پہنچادے۔

☆بڑی وضعداری یہ ہے کہ طریق عشق میں جو کرے وہ کئے چلا جائے۔

☆ (عبدالرزاق شاہ موضع کھیولی ضلع بارہ بنکی کو خاموشی کا حکم دیا۔ان کی تکلیف دیکھ کر بعض احباب نے سرکار میں عرض کیا تو فرمایا) شاہ عبدالرزاق کو تکلیف ہوتی ہے۔ اب تمہارا بولنا وضعداری کے خلاف ہے بلکہ اشارہ بھی نہ کیا کرو اور لکھنا بھی نہیں۔ عبدالرزاق تھوڑی سی زندگی کو یونہی گزار دو۔ وضع داری اسی میں ہے کہ مرتے وقت بھی کوئی لفظ زبان سے نہ نکلے اور قبر میں منکر نکیر سوال کریں تو اس کا جواب بھی نہ دینا بلکہ حشر میں خدا کے سامنے بھی خاموش رہنا۔

تواضع اور عجز وانکساری

(وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھوناً واذا خاطبھم الجٰھلون قالوا سلٰماً..... القرآن)

(ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغ احد علی احد..... الحدیث)

☆بڑی تواضع یہ ہے کہ خلق کے ساتھ حسنِ خلق اور حق کے ساتھ صدق رکھنا۔

☆متواضع اپنے ملنے والے کو پہلے سلام کرتے ہیں اور وہ سبقت لے جاتا ہے تو اس کے سلام کا جواب حسنِ خلق اور خندہ پیشانی سے دیتے ہیں۔

☆یہ بھی تواضع ہے کہ جو شخص تمہاری تعریف کرے تم ناراض نہ ہو بلکہ شکر کرو اور کوئی غلط اور بطور اتہام بھی تمہاری مذمت کرے تو تم اس سے عناد نہ رکھو۔

☆فروتنی سب کے لئے اچھی ہے خصوصاً دولت مندوں کے لئے سودمند ہے۔

☆فقیر کو لازم ہے کہ زمین کو دیکھے، آسمان کی طرف سر نہ اٹھائے۔

☆''کبر'' ایسی ذلیل اور مذموم خصلت ہے کہ ہمیشہ عوام کی بھی دینی اور دنیاوی خرابی کا باعث غرور ہوا ہے اور خصوصاً فقیر کے حق میں تکبر نہایت ضرر رساں ہے۔

☆تواضع نعمت بلا حسد ہے اور تکبر بدترین بلا ہے۔

☆تواضع عقلاً و نقلاً صفتِ محمود ہے۔

☆(حدانکسار) میں نے کتے سے اپنا دامن اس لئے بچایا کہ مبادا میرے پیرہن سے ناپاک نہ ہو جائے۔

☆جس کو دیکھو خیال کرو مجھ سے بہتر ہے۔

☆خدا تعالیٰ کو عجز بہت پسند ہے۔ (**العجز فخری..... الحدیث**)

☆انسان کو چاہئے کہ زمین کی خاصیت اختیار کرے کہ وہ سب کا بوجھ اٹھالے اور اپنا بوجھ کسی پر نہ ڈالے۔

صبر، عفو و درگذر

(**خذ العفو وأمر بالعرف و اعرض عن الجاهلین..... القرآن**)

☆**ان اللہ مع الصابرین** زبان سے کہنا آسان ہے مگر واقعی صبر کرنا بڑے مردوں کا کام ہے۔

☆ جو خدا کو منظور ہوگا وہ ضرور ہوگا۔ صبر کرو اللہ کو یہی منظور تھا۔ (**الصبر ردائی..... الحدیث**)

☆ ہمارے دادا نے اپنے قاتل کو پہلے شربت پلایا یہی ہمارے ہادی کی تعلیم ہے۔

☆ (بابا فیض و صفی پور والوں سے لڑائی کے بعد جب وہ معافی کے لئے حاضر ہوئے تو فرمایا:) ہمارے نزدیک تو لڑائی تھی نہ جھگڑا بلکہ یار کی ادا و ناز کا ایک کرشمہ تھا جو ہو گیا، اس میں کسی کا قصور نہیں۔ (**والکاظمین الغیظ و العافین عن الناس واللہ یحب محسنین ..... القرآن**) (پھر ان کو بیعت فرمایا)

☆ مدینہ منورہ میں ایک مولوی صاحب بار بار کہتے تھے کہ "**ان اللہ مع الصابرین**" دوپہر کو جب ہوا گرم ہوئی تو مولوی صاحب گھبرائے، پانی بھی ان کے پاس ختم ہو چکا تھا اس وقت ہم نے کہا "**ان اللہ مع الصابرین**"۔ تو مولوی صاحب خفا ہو گئے۔ پس زبان سے کہنا اور بات ہے اور دل سے تصدیق اور چیز ہے۔

☆ رنج پہنچے تو صبر کرو اور راحت ملے تو شکر کرو۔

احسان

(ان اللہ یامر بالعدل والاحسان .... القرآن)

(ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء..... الحدیث)

☆ کسی بندہ پر احسان کرنے سے خدا کے ان احسانات کا شعور ہوتا ہے جو ہر وقت وہ بندہ نوازتم پر کرتا ہے اور یہ شعور ملنے سے شکر کی توفیق ملتی ہے اور پھر شاکرین میں شمار ہوتا ہے۔

☆ دوسروں کا احسان یاد رکھو اپنا احسان بھول جاؤ۔

☆ (دو بھائیوں سے) اپنے احسان کو یاد کرنا احسان کے فائدہ کو مٹانا ہے۔ اپنے احسانات اگر تم بھول جاتے تو شاید وہ دعویٰ بھی نہ کرتا۔ تم کو تو احسانات یاد ہیں گویا واپس کر لئے۔ اسی لئے ان کا اثر زائل ہوگیا۔ جب اس کا مطالبہ جائز ہے تو باہمی تصفیہ کرلو۔

دنیاداری سے اجتناب

(ما الحیٰوۃ الدنیا الا لعب و لھو..... القرآن)

☆ دنیا کا کیا اعتبار ہے۔

☆ دنیاداری دکانداری ہے۔

☆ جو دنیا کے انتظام میں پھنسا اس کے دل میں محبت الٰہی کی جگہ نہیں رہتی۔

☆ زن، زر اور زمین میں جھگڑا ہے، ان کو چھوڑے تو آزاد ہے۔

☆ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔

☆ عورت فساد کا گھر ہے۔

☆ فاقہ جس طرح نفس کی تکلیف کا باعث ہوتا ہے اسی طرح تکیہ نفس کو آرام پہنچاتا ہے۔

☆ اسباب آرام و راحت کے جھگڑے میں انسان عہد میثاق کو بھول جاتا ہے۔

☆ دنیاوی علم کا فائدہ یہ ہے کہ شکم سیر ہو کر روٹی مل جائے اور نفس کو سرور ملے۔ پس خداوند تعالیٰ میں صفتِ رزاقی ہے۔ وہ رزاق ہے اس نام پر جس کی تصدیق ہو جاتی ہے اس کو علوم کی حاجت نہیں رہتی۔

☆ (۱۹۰۱ء میں ایک ڈپٹی صاحب سے) ایسے مقام پر رہو جو گزرگاہِ عام نہ ہو اور خلق سے بے تعلق اور خالق کی محبت میں مصروف رہنا اور جو شغل تمہارا ہے اس سے غافل نہ ہونا اور کسی ابتلا میں نہ گھبرانا ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

☆ جس دنیا سے عنقریب علیحدہ ہونا ہے اس کی جستجو صریح غفلت ہے۔

☆ تمام برائیوں کی جڑ ''دنیا'' ہے۔ (الدنیا جیفۃ" وطالبھا کلاب..... الحدیث)

☆ اس کائنات کا نام دنیا نہیں، غفلت کا نام دنیا ہے۔

☆ دنیا فساد کا گھر ہے، اہل دنیا خدا سے دور رہتے ہیں۔

☆ تعمیلِ خواہشات نفس امارہ خدا سے دور رکھتی ہے۔

☆ (اکثر رفقاء سفر کے پاس روپیہ ہوتا تو سرکار وہ خرچ کرا دیتے ورنہ مضطرب رہتے جب روپیہ ختم ہو جاتا تو بعض اوقات فرماتے)۔۔۔۔۔اب تم کو چور کا کھٹکا نہیں رہا۔

☆ روپیہ چھونے سے ہاتھ کالا ہوتا ہے اور اس کی محبت قلب کو سیاہ کرتی ہے۔

☆ دیکھو دنیا میں انسان زر، زن، زمین کی وجہ سے جھگڑے میں پڑتا ہے۔ جب ان تینوں کا تعلق دل سے نکل جائے تو پھر اس کا نام نفس (قلب) مطمئنہ ہے۔

☆ روپیہ سے اگر دنیا کے کام سنورتے ہیں تو اکثر آخرت کے کام بگڑتے ہیں۔

☆ روپیہ نے قارون کے ساتھ کیا کیا؟

☆ ڈھونگ میں کچھ نہیں رکھا اچھے نصیب ہوتے ہیں تو آپ سے آپ ہو جاتا ہے۔

☆ تمہیں معلوم ہے زہد کیا ہے؟ زہد یہ نہیں کہ دو چار فاقوں کے بعد نمک سے روٹی کھانا بلکہ زاہد وہ ہے جو دنیا سے پرہیز کرے۔ خواہشات کو روکے مرادوں کو بھول جائے اور بھوک اور سیر شکمی کے اثرات سے یکساں متاثر ہو۔ کوئی شے پاس نہ ہو تو مطمئن رہے اور جو کوئی چیز آ جائے تو اس کو راہ خدا میں تقسیم کرنے کے واسطے دل مضطرب ہو۔

طمع و لالچ

(ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون..... القرآن)

(اتباع الھویٰ تضل عن الحق..... حضرت علی)

☆ طمع ذلت کا پیش خیمہ ہے۔

☆ طمع یقین کو خراب کرتا ہے۔

☆ حریص حرماں نصیب اور محروم رہتا ہے۔

☆ جب عقل سلیم مغلوب ہو جاتی ہے تو آثار طمع کا اظہار ہوتا ہے۔

☆ جو طمع میں گھر جائے وہ ہمارا نہیں۔

حسد

(ان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب..... الحدیث)

☆ حسد میں سوائے نقصان کے فائدہ نہیں۔

☆ حاسد ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔

☆ حسد سے احتراز کرو۔ (ایاکم والحسد..... الحدیث)

☆ حسد ایمان کو خراب کرتا۔

☆ جو حسد سے الگ ہو، وہی ناجی ہے، جو حسد میں مبتلا ہو وہ بہتر (فرقوں) میں سے ہے۔

(ح (۸) + س (۶۰) + د (۴) = ۷۲)

☆ دنیا کی محبت بری چیز ہے حسد بہت بری چیز ہے۔ حتیٰ کہ شیطان پر بھی **لاحول** پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ شیطان خدا کا رقیب نہیں۔ **ان اللہ علی کل شئی قدیر۔**

بغض وعناد

(لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا ولا تدابروا..... القرآن)

☆ بغض وعناد کی اصل دنیاوی منزلت ورفعت کی ہوس ہے اس لئے غبار نفاق سے اسی کا قلب صاف ہوتا ہے جس کے دل میں دنیا کے مال وعزت کی قدر ومنزلت نہ ہو۔

☆ جو دل سباب دنیا سے غیر مالوف رہتا ہے اور خدا کے ذکر میں مصروف، وہ دل بغض ونفاق کے اثرات سے متاثر نہیں ہوتا۔ (پاک رہتا ہے۔)

☆ کسی کی عداوت کو دل میں جگہ نہ دو۔ جس دل کو محبت سے سروکار ہے اس میں عداوت کی گنجائش نہیں۔

☆ دنیا میں قابل تعریف وہ شخص ہے جس کے دل میں کسی قسم کا بغض اور کینہ نہ ہو۔ یہ حضور رسول کریم ﷺ کی خاص سنت ہے۔

☆ تم بحیثیت ایک وفادار غلام کے اپنے آقائے نامدار کی ثناوصفت میں مصروف رہ سکتے ہو مگر مالک کے ساتھیوں کو اگر وہ باہم شیر وشکر نہ بھی ہوں تو بھی سنت مرتضوی یہ ہے کہ برا نہ کہو اچھا ہی کہو۔

متفرقات

☆ اہل حق کا مذہب ہے کہ باعتبار اخبار و آثار اصحاب رسول کریم ﷺ کی تعظیم واجب اور لازمی ہے اور اہل بیت اطہار کی محبت نص قطعی سے فرض ہے۔ (پھر آیت ھذا کی تفسیر بتائی: **قل لا اسئلکم علیہ اجر الا المودۃ فی القربیٰ**۔ القرآن)

☆ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس بندہ نواز کی عنایت سے اچھوں کی نقل کرنے میں علاوہ دنیوی منفعت کے دین کے بگڑے ہوئے کام بھی بن جاتے ہیں۔

☆ طریقت کا ادب یہ ہے کہ جس شہر میں ایک شب بھی قیام کرو وہاں مشہور اہل اللہ کے مزار پر ضرور جاؤ۔

☆ مردان خدا کی محبت اختیار کرو۔ (**کونوا مع الصدقین..... القرآن**)

☆ (ایک مولوی صاحب کتاب فقہ بغل میں دبائے حاضر ہوئے تو علم دین کی تعظیم کے متعلق ارشاد فرمایا:) یہ تمہاری تعظیم نہیں اس کتاب کی تعظیم ہے جو تمہاری بغل میں دبی ہوئی ہے۔

☆ (سید عبداللہ شاہ کا انتقال ہوا تو بعد مرگ قلب جاری رہا اور ذکر اسم ذات کی بلند آواز آنے لگی۔ لوگ گھبرائے اور سرکار کو بذریعہ وایسی تار اطلاع بھجوائی۔ سرکار نے فرمایا لکھ دو ''سپردم بتو مایۂ خویش را'' آواز آنی بند ہوگئی۔)

☆ انا الحق سب پکارتے ہیں اور فنافی اللہ ہونے کو موجود ہیں۔ مگر انا الشیطان یا انا یزید کوئی نہیں بولتا۔ یہ بات مشکل ہے۔

☆ علماء کی بڑی شان ہے۔

☆ نفوس کو ذائقہ موت ہے اور روح کو ذائقہ موت نہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''**کل نفس ذائقۃ الموت**'' (القرآن)

☆ (میاں اوگھٹ شاہ وارثی صاحب سے) یہ سید کی شناخت ہے کہ آگ پر ہاتھ رکھے تو نہ جلے! سچ ہے مگر جو امتحان لے گا، کافر ہوگا۔

☆ (ابراہیم شاہ صاحب سے) اگر طلب ہے تو دستارِ مولویت کو طاق پر رکھ دو۔

☆ کافر بھی مثل مومن کے ہے (بحیثیت بنی نوع انسان) اور واصل واحد حقیقی اگرچہ راہِ وصل میں اختلاف ضرور ہے مگر محبت اہل بیت شرط ہے۔

☆ آدمی ہونا چاہیے، آدمی ہونا مشکل ہے، آدمی اسی وقت ہوتا ہے جب لطیفۂ قلب ذاکر ہو، اس لئے کہ لطیفۂ قلب حضرت آدمؑ کے زیرِ قدم ہے اور معیت واقربیت حاصل ہے۔ **وھو معکم اینما کنتم** اور **نحن اقرب الیہ من حبل الورید**۔ جب معیت ہوگئی تو تقرب خاص مل گیا۔ یہی درجۂ تکمیل ہے۔

☆ رام جی اجودھیا والے ہندوؤں کے اوتار ایک پنڈت تھے، شری کرشن جی کنہیا پریمی تھے اور بابا نانک کے موحد تھے۔

☆ ''ھوٗ'' ایک میدان ہے نہ ذات نہ صفات۔

☆ مقامِ ''ھوٗ'' ایک عجیب مقام ہے۔ ھ (۵) + و (۶) = ۱۱۔ مقامِ ''ھوٗ'' غوث پاکؓ کی منزل ہے اسی نسبت سے گیارھویں والے مشہور ہوئے۔

☆ کل بنی آدم شمارِ امتِ محمدیؐ میں ہیں کیونکہ آنحضرتؐ پر نبوت کا اور قرآن پر صحائف آسمانی کا خاتمہ ہو چکا۔ اس لئے اب نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ نزولِ کتاب، پس اگلی پچھلی اُمتوں کا شمار اسی اُمت میں ہے۔ بجا آوری احکام سب پر یکساں ہے، جو پیرو ہیں وہ راہ پر ہیں، بقیہ منکر گمراہ، لیکن امت کی حیثیت سے سب ایک ہیں کیونکہ باغی رعایا بھی اسی بادشاہ کی کہلائے گی جس کی وہ ہے۔

☆ علم وہی حاصل کرنا چاہیے جو مرتے وقت کام آئے اور وقتِ آخر کلمہ زبان سے نکلے اگر زبان سے کلمہ نہ نکل سکا تو خالی علم کس کام کا۔ کچھ بعید نہیں اکثر سنا ہوگا تین روز پہلے مریض کا

منہ بند ہو جاتا ہے۔ زبان لوٹ جاتی ہے۔ اکثر لوگوں کا دل پلٹ جاتا ہے وہ دیوانوں کی سی حرکتیں کرنے لگتے ہیں۔ بعض پر ایسا سکوت طاری ہوتا ہے کہ بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں۔ ہیبتِ مرگ ان کے حواسِ خمسہ کو زائل کر دیتی ہے۔

☆ (دیگر مشائخ عظام کے طریقوں کے متعلق) وہ طریقے سب انتظامی ہیں اگر انتظام نہ ہو تو سب کھیل بگڑ جائے اور سب ایک ہی سے ہو جائیں۔

☆ بہت طریقوں کے لوگ ہیں نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، شطاریہ، شاذلیہ اور ملامتیہ وغیرہ اور ہر جگہ کی تعلیم جدا ہے۔ نقشبندیہ والے کہتے ہیں کہ مقاماتِ عشرہ میں پانچ عالمِ خلق اور پانچ عالمِ امر ہیں چنانچہ عالمِ امر سے قلب، روح، سر، خفی، اخفیٰ ہیں اور نفس اور سلطان الاذکار اور خلق میں دائرہ ظلال اور دائرہ اولیٰ ہے۔ یہاں پر آ کر فقیر بگڑ جاتا ہے، بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ پیر و مرید دونوں کو خبردار رہنا چاہئے۔ مجدد صاحب نے ڈھائی دائرے بڑھا دیئے ثانیہ، ثالثہ اور قوس۔

☆ دو ولایت علیا اور کمالاتِ نبوت و رسالت، حقیقتِ کعبہ، حقیقتِ قرآن، حقیقتِ صلوٰۃ و معبودیتِ صرفہ آخر میں جب صرفہ ہے اسی طرح طے سلوک ہے۔

☆ نقطہ کی تعریف یہ ہے کہ **النقطۃ ما لا جزولہ** دو نقطوں کے درمیان جو فاصلہ قریب تر ہے وہ خطِ مستقیم ہے۔ جب ایک شکل قائم ہو گئی تو سب شکلیں قائم ہو جائیں گی۔

☆ (سرسید احمد خان سے) مجھ کو انگریزی تعلیم سے اختلاف نہیں ہے مگر محبت، اخلاص اور طلبِ روحانیت ضروری ہے۔

☆ سید صاحب کو برا نہ کہو اور نہ برا سمجھو، سید اول درجہ کے مسلمان ہیں، سید کافر نہیں ہوا کرتا۔

☆ منصور کی بے تابی نے منصور کو دار پر چڑھایا۔

☆ نقوش وغیرہ سب ڈھکوسلے ہیں۔

☆ نقوش بہت ہیں نقش کی تعریف یہ ہے کہ نقش بھر میں مکرر ہندسہ نہ آئے۔

☆ (نقش وعملیات وغیرہ کے متعلق) یہ سب واہیات وخرافات ہے۔میرے یہاں تو محبت ہی محبت ہےاور محبت کی تعریف یہ ہے کہ **حب الشئ یعمی ویصم** جب انسان خدا کا ہو جاتا ہےتو خدا اس کا ہو جاتا ہے۔

☆ (دوران سفر فکر شیدا وارثی پر) دوسرا بھی ہے۔

☆ آنکھیں بند کر کے کیا دیکھتے ہو، آنکھیں کھول کر دیکھو، آنکھوں کے ہوتے ہوئے نابینا ہو جانا خدا کی ناشکری ہے۔

☆ حضرت موسیٰ نے اس چرواہے کواپنی شریعت کی رو سے منع کیا (جو خدا کی ظاہری محبوب کی سی تعریف کر رہا تھا) سووہ (موسیٰ کا اسے ڈانٹنا) ناپسندیدہ ہوا۔اوراس (چرواہے) کا وہی خلاف شرع کہنا (رب کی بارگاہ میں) پسند ہوا۔اس کو دل سے تعلق ہے۔

☆ مقدرات کا جواب نہیں۔

☆ (والد شیدا وارثی سے:) ہمارے پاس آیا کرو۔

☆ (بعض کو) اچھا جاؤ پھر ملاقات ہوگی (فلاں) مقام پر ملنا۔

☆ (شکوہ آباد کے قیام میں شب کو عورتیں ملاقات کو آئیں بعد ملاقات بابو کنہیا لال اور شیدا وارثی نے جا کر کمرے میں دیکھا فرش، بستر اور احرام تک ندارد، غلاموں نے عرض کی حضور یہ کیا کیا؟ فرمایا:) اور کیا کرتا عورتوں نے مانگا ہم نے دے دیا۔

☆ قصہ چہار درویش قرض ادا ہونے کے لئے اچھا ہے۔(مزاج شناسی)

☆ سنا سنا! آنکھ بند کرنے سے اور سانس روکنے سے اور حق حق کرنے سے کیا ہوتا ہے یہ وہی چیز ہے جس کو چاہے خدائے پاک اپنی دولتِ معرفت دے دے، یہاں کسب کا کام نہیں۔

آخری عشرہ، بحالتِ علالت

☆ (جنٹس شرف الدین سے:) شرف الدین گلے مل لیں تمہارے فراق میں یہ حال ہوا۔

☆ (۲۸ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ کو ایک دست گرفتہ کو ہدایت فرمائی) جھوٹ نہ بولنا۔

☆ (۳۰ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ کو ایک ما نک شاہی درویش بیعت ہوا۔ اس سے ارشاد فرمایا:) جاؤ رضائے خدا پر ثابت قدم رہنا، مر جانا مگر ہاتھ نہ پھیلانا۔

☆ (۳۰ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ: نادر خان وزیری کابلی کو خرقۂ فقر عطا ہوا اور فقیر شاہ نام رکھا۔ یہ آخری فقیر ہیں جن کو دستِ مبارک سے خرقہ عطا ہوا۔ ان سے فرمایا:) راہِ محبت میں اگر ابتلا بھی پیش آئے تو اس کو شاہدِ بے نیاز کی عنایت سمجھے ماسوائے اللہ سے سروکار نہ رکھے۔

☆ (زمانۂ علالت و لاغری میں اکثر فرماتے تھے کہ) یہ دنیا خواب گاہ ہے ایک نہ ایک دن ضرور سب کی نگاہوں سے غائب ہونا پڑتا ہے، جس جگہ اور جس مقام پر ہم سو جائیں وہیں ہم کو زمین میں اتار دینا، عاشق جس لباس میں ہوتا ہے اسی میں دفن کرنا لازم ہے۔ (بروایت: معروف شاہ وارثیؒ)

☆ زمانہ وصال میں اوگھٹ شاہ وارثی فرماتے ہیں کہ اکثر دیکھا گیا کہ حضورؒ بسترِ مبارک پر انگشتِ شہادت سے ایک مربع شکل بناتے اس پر انگشتِ شہادت رکھ کر فرماتے کہ ''یہی کعبہ ہے۔ یہی کعبہ ہے۔'' پھر اس کے چاروں طرف مصلے بناتے اور فرماتے ''یہ چاروں مصلے ہیں کسی طرف آدمی ہو۔ ادھر بھی نماز ہوتی ہے اُدھر بھی نماز ہوتی ہے۔'' پھر فرماتے ''آدمی چاہے کسی طرف ہو مگر نماز کعبہ کی طرف ہوگی۔'' پھر پورا ہاتھ مار کر فرماتے یہی کعبہ ہے۔

آخری لمحات

☆ (۳۰ محرم الحرام دن دو بجے سرکارؒ نے وقت پوچھا عرض کیا دو بجے ہیں۔ فرمایا:) ابھی بہت دیر ہے مشکی گھوڑے کی ٹانگ ٹوٹ گئی، بہلی آ گئی، چار بجے سوار ہوں گے۔ (سات بجے شب، جملہ غلامانِ حاضر پر نگاہِ التفات فرمائی اور نہایت خفیف اور گلوگیر آواز مگر پر جوش لہجہ میں فرمایا:) ''اللہ ایک ہے۔'' (اور ذکر کے ساتھ بطور شہادت انگلی کا اشارہ بھی کر دیا۔ سامعین پر یہ اثر ہوا کہ سب نے کلمہ طیبہ بے اختیار پڑھنا شروع کر دیا۔)

☆ دس بجے شب ذکر خفی ظاہر ہو گیا اور صاف سنائی دینے لگا جیسے کوئی نو عمر بچہ اللہ، اللہ کا ذکر بالجہر کر رہا ہے اور تا دم آخر یہ آواز مسلسل سنائی دیتی رہی۔ دو بجے شب صحن اور دالان میں ایک شفاف روشنی ظاہر ہوئی اور حضور انورؒ نے سر اٹھا کر اٹھنے کی کوشش فرمائی اور دونوں ہاتھ مصافحہ کے انداز میں اٹھائے، خدام خبر دار ہو گئے۔ بوقت سحر چار بج کر تیرہ منٹ پر آپ مالکِ حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

نادر خان وزیری کابلی المعروف فقیر شاہ جو ۳۰ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ کو خرقہ پوش ہوئے تھے وہیں موجود تھے۔ سرکارؒ کے وصال کی خبر سن کر نعرہ مار کر ایسے گرے کہ مرشد برحق سے جا ملے۔

الہامی تاریخ وفات از فرید الدین یکتا

عاشق صادق ملا معشوق سے ---۱۳۲۳

فضلناک علی العلمین ----۱۳۲۳ھ

پس چرا شد آفتاب اندر حجاب ----۱۳۲۳ھ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

وما علینا الا البلاغ المبین

مصنف

مآخذ و مراجع

☆ قرآن مجید

☆ صحاح ستہ

☆ تحفۃ الاصفیاء (فارسی):	منشی خدا بخش شائق وارثیؒ	(۱۳۰۸ھ)
☆ عین الیقین:	عبدالآدشاہ وارثیؒ	(۱۳۱۲ھ)
☆ الوارث (انگلش):	حاجی غفور شاہ وارثیؒ حسامی	(۱۳۳۰ھ)
☆ حیات وارثؒ:	مرزا منعم بیگ وارثیؒ	(۱۳۳۴ھ)
☆ مشکوٰۃ حقانیہ:	مولوی فضل حسین وارثیؒ اوناوی	(۱۳۳۷ھ)
☆ انیسویں صدی کا صوفی:	سید افتخار حسین وارثیؒ	(۱۹۲۲ء)
☆ جلوۂ وارثؒ:	حکیم صفدر علی وارثیؒ	(۱۹۳۱ء)
☆ تحفۂ درویش:	پنڈت دیدار شاہ وارثیؒ	(۱۳۵۲ھ)
☆ حیات وارثؒ:	مرزا ابراہیم بیگ شیدا وارثیؒ	(۱۹۳۸ء)
☆ منہاج العشقیہ:	مرزا ابراہیم بیگ شیدا وارثیؒ	(۱۳۴۳ھ)
☆ خلاصۃ السلوک:	مرزا ابراہیم بیگ شیدا وارثیؒ	(۱۳۵۴ھ)
☆ بلوغ المرام:	مرزا ابراہیم بیگ شیدا وارثیؒ	(۱۳۵۰ھ)
☆ رشحات الانس:	اوگھٹ شاہ وارثیؒ	(۱۹۲۶ء)
☆ ندائے غیبی:	محبوب شاہ وارثیؒ عربی الہندی	(۱۹۶۰ء)
☆ چراغ راہ:	حسین وارثیؒ سہرامی	(۱۹۶۰ء)
☆ حرز جاں:	بشارت شاہ وارثیؒ	(قلمی مخطوطہ)
☆ تعلیم الوارثیہ:	حکیم قاضی زاہد حسین وارثیؒ	(۱۹۹۷ء)

مکتبۂ وارثیہ کی دیگر مطبوعات

☆	آفتابِ ولایت:	پروفیسر فیاض کاوش وارثی
☆	تعلیم الوارثیہ:	حکیم قاضی زاہد حسین وارثی
☆	انیسویں صدی کا صوفی (انگلش، اردو):	سید افتخار حسین وارثی
☆	انوارِ سیال:	حاجی محمد مُرید احمد چشتی
☆	گلزارِ وارثؒ:	نجمیؔ برلاس
☆	تعارفِ قرآن وحدیث:	راشد عزیز وارثی
☆	مستحب و مستند طریقۂ ختم شریف:	راشد عزیز وارثی
☆	دیوہ کا چاند:	راشد عزیز وارثی
☆	عرفانِ حق:	راشد عزیز وارثی
☆	افضل العبادات:	راشد عزیز وارثی
☆	حالِ سفر اِک فقیرِ کامل و اکمل کا:	راشد عزیز وارثی
☆	حرف حرف ہدایت:	راشد عزیز وارثی
☆	مطالعۂ تاریخ میں سِکّوں کی اہمیت:	راشد عزیز وارثی
☆	مطالعۂ تاریخ میں ٹکٹوں کی اہمیت:	راشد عزیز وارثی
☆	مناسکِ عمرہ وحج:	راشد عزیز وارثی
☆	شہنشاہِ بغداد کے لاڈلے (زیرِ طباعت):	راشد عزیز وارثی
☆	عرفانِ محبت (زیرِ تدوین):	راشد عزیز وارثی

مرکزِ انوار و تجلیات مرجعِ خلائق

روضۂ مبارک سیدنا حاجی وارِث علی شاہ قدس سرہ العزیز
(دیوہ شریف۔ انڈیا)

شانِ جمال و جلالِ حیدری

وَارِثِ اِرثِ علی سرکار حضور عالم پناہ
سیدنا حافظ حاجی وارِث علی شاہ قدس سرہ العزیز